جہاد

اسلامی تعلیمات کے بنیادی ماخذ قرآن اور حدیث سے

تجزیہ کار :۔ ریو ریچرڈ پی بیلی

(A study by Rev. Richard P. Bailey)

مترجم : ایک انسان دوست

جہاد

اسلامی تعلیمات کے بنیادی ماخز قرآن اور حدیث سے

تجزیہ کار :۔ ریو ریچرڈ پی بیلی

(A study by Rev. Richard P. Bailey)

مترجم : ایک انسان دوست

نوٹ : یہ ایک 55 صفات کا مضمون ھے۔ برائے مہربانی آپ اسکا مطالعہ نہ کریں اگر آپ ساری قرآنی آیات اور احادیث نہیں پڑھنا چاہیتے ۔ میرا مقصد صرف یہ ھے کہ میں اس بات کو ممکن بنائوں کہ آپ خود جہاد کے متعلق اسلامی تعلیمات کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ کر سکیں ۔

1- قرآن :-

جب ہم قرآنی آیات کی تعداد کا جائزہ لیتے ہیں جو جہاد اور اللہ کی راہ میں جدوجہد سے متعلق ہیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ھے کہ جہاد قرآن کے سب سے اہم مضامین میں سے ایک ھے ۔

قرآن کی 114 سورتیں ترتیب نزولی کے لحاظ سے نہیں لکھی گیئں جس ترتیب سے محمد نےانکو لوگوں کے سامنے بیان کیا ۔ بلکہ ایسا لگتا ھے سورتوں کو انکی لمبائی کے حساب سے ترتیب دیا گیا ھے ،لمبی سورتیں پہلے اور چھوٹی بعد میں ۔

قرآنی ترتیب کی بجائے میں نے آیات کو انکی ترتیب نزولی
[Nöldeke Chronology (یہ ترتیب نزولی کی سب سے مستند فہرِست مانی جاتی ھے)]میں لکھا ھے ۔
یہ ہمیں وقت اور حالات کے ساتھ ساتھ اسلام کی جہاد کے متعلق سوچ میں ترقی کو سمجھنے میں مدد دے گی ۔

کعبہ مکہ شہر کی ایک مستطیلی عمارت جس میں بہت سے بت تھے اور محمد کے زمانے میں عرب بدوئوں کی عبادت کا مرکز تھا ۔ عرب لوگ سارے عرب علاقوں سے ہر سال حج کیلیے آتے اور بتوں کی پوجا کرتے ۔

محمد نے اسلام کی تبلغ 610 ء عیسوی میں شروع کی جب وہ خود ابھی تک مکہ میں رہ رہا تھا ۔ اسکے اپنے قبیلے قریش کے لوگ محمد کی بت پرستی کی مخالفت کیوجہ سے اسکے بہت زیادہ خلاف ہوتے گئے ۔ 114 میں سے 90 سورتیں محمد کی 13 سالہ مکی زندگی کے دوران لوگوں کے سامنے بیان کی گئیں

ان تمام سورتوں میں لڑائی کا کوئی حکم موجود نہیں باوجود اسکے محمد کے تھوڑے سے ماننے والوں پر اس دوران تشدد کیا گیا ، گھروں سے نکالا گیا ، قتل کی دھمکیاں دی گیئں ، اور شدید سزائیں دی گیئں ۔

آخری 24 سورتیں 622 ء عیسوی کے بعد کی ہیں جب محمد اور اسکے ماننے والے مدینے ہجرت کر گئے تھے ۔وہاں محمد شہر کا سیاسی لیڈر بن گیا اور اسکے ماننے والوں میں بھی نمایاں اضافہ ہو گیا ۔

ان مدنی سورتوں میں جہاد اور " اللہ کے راستے میں " لڑائی کی تعلیمات نے ترقی کرنا شروع کر دی ۔

جیسے کے آپ دیکھں گے ، کہ میں نے قرآن میں جہاد کے متعلق تعلیمات میں ترقی کو **چار مرحلوں** میں بیان کیا ھے ۔

کلیدی نقاط :

قرآنی آیات کا ترجمہ جلی حروف میں لکھا گیا ھے اور آیات کے ترجمہ کیلیے مسلم سکالر عبد اللہ یوسف علي جسکے انگلش ترجمہ کو مسلم علماء سب سے زیادہ مستند مانتے ہیں کو اردو میں بیان کیا گیا ھے (کیونکہ تجزیہ کار کا تعلق انگریزی زبان سے ھے اسلیے اس نے ایک مسلم سکالر کے انگلش ترجمہ کو استعمال کیا ھے)

(ہر آیت نمبر کے آگے چھوٹی بریکٹ میں اسکا مختصر خلاصہ دیا گیا ھے)

[یوسف علي : " مسلم سکالر عبد اللہ یوسف علي، قرآن کا انگلش مترجم ، کی وضاحت کو بڑی مربع خطوط میں چھوٹے سرخ رسم الخط میں دیا گیا ھے تاکہ یہ سمجھنے میں مدد مل سکے کہ مسلمان قرآنی آیات سے کیا مطلب اخذ کرتے ہیں "]

[باقی میری اپنی (تجزیہ کار کی) رائے اور تبصرے ہیں اسلامی تعلیمات کے بارے میں]

پہلا مرحلہ : (مکی تعلیمات)

کوئی بدلہ نہیں لینا :

[جب محمد اور اسکے ساتھی مکہ میں تھے تو نہ تو انھوں نے کوئی بدلہ لیا اور نہ ہی کوئی لڑائی کی ۔ اس وقت کی سورتوں کی تعلیمات مندرجہ ذیل آیات جیسی ہیں]

<u>سورہ 73 : 10,11°</u> (جو سچ کا انکار کرتے ہیں انکے ساتھ صبر اور برداشت سے کام لو)

" اور جو وہ کہتے ہیں اسکو برداشت کرو اور اچھے طریقے سے انکو چھوڑ دو ۔ اور مجھ اکیلے کو ان سے نمٹنے دو جوزندگی کی اچھی چیزیں رکھتے ہیں پھر بھی سچ کا انکار کرتے ہیں ، [یوسف علي : جولوگ زندگی کی اچھی چیزیں رکھتے ہیں انکے پاس اللہ کا شکر گزار ہونے کی خصوصی وجہ ھے کہ اس نے انکو یہ سب کچھ دیا ۔ جب وہ اللہ کے دشمنوں میں ہوں تو سوائے اللہ کے کوئی ان سے اچھی طرح نہیں نمٹ سکتا] **اور انکو تھوڑی دیر کیلیے برداشت کرو۔ "**

<u>سورہ 52 : 45 ، 47 ، 48°</u> (انکو اکیلا چھوڑ دو اور صبر سے انتظار کرو کہ اللہ انکو سزا دے)

" پس انکو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ دن دیکھ لیں جس میں وہ خوف سے بیہوش کر دیئے جائیں گے .... اور غلط کرنے والوں کیلیے اسکے سوا اور عذاب بھی ھے .... اب صبر سے اللہ کے حکم کا انتظار کرو ، تم تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہو ، " [یوسف علي : اللہ کے بندے کو اللہ کے پیغام کی تبلغ کیلیے آخری حد تک کوشش کرنی چاہیے ۔ اسے کسی کو کوئی حکم نہیں دینا چاہیے ۔ اسے لازمی صبر کے ساتھ انتظار کرنا چاہیے یہ جانتے ہوئے کہ اللہ اسے بھولا نہیں ھے ، وہ اللہ کی آنکھوں کے سامنے ھے اور وہ اللہ کی حفاظت میں رہ رہا ھے]

سورہ 109 : 1 ، 2 ، 6° (غیر مسلموں سے کہو ،" تمھارے پاس تمھارا دین ھے اور میرے پاس میرا ")

" کہو، تم جو ایمان کا انکار کرتے ہو! میں انکی عبادت نہیں کرتا جن کی تم کرتے ہو ... تمھارے لیے تمھارا راستہ اور میرے لیے میرا ۔ "

سورہ 76 : 8 ، 9° (حتٰی کہ قیدیوں کے ساتھ بھی نرمی کرو)

" اور اللہ کی محبت کیلیے وہ غریبوں ، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں ، (اور کہتے ہیں کہ) ہم تم کو خالص اللہ کیلیے کھلاتے ہیں۔ نہ تم سے اسکا بدلہ اور نہ شکرگزاری چاہیتے ہیں ۔ " [یوسف علي : یہ پرانی راویات کیطرف اشارہ ھے جب جنگی قیدیوں کو اپنے کھانے کیلیے خود کمانا پڑتا تھا ، یا اپنی ملکیت کی چیزیں دینی ہوتی تھیں ، حتٰی کہ عام مجرم جن کو قید کیا جاتا تھا کو بھوکا رکھا جاتا تھا جب تک کہ اسکے دوست کھانا مہیا کریں یا اسکی اپنی آمدن سے مہیا کیا جائے ۔]

سورہ 20 : 129 ، 130 (اسی طرح سورہ 38 :15-17)° (برے لوگوں کی کہی ہوئی بری باتوں پر صبر کرو)

" اگر یہ بات تمہارے پروردگار کیطرف سے پہلے صادر نہ ہو چکی ہوتی ، تو انہیں عذاب لازمی آ چکا ہوتا ،لیکن چھوٹ کا ایک وقت مقرر ھے ۔ اس لیے انکی بکواس پر صبر کرو ...." [یوسف علي : سارے اچھے آدمیوں کو اپنے ارد گرد نظر آنے والی برائی پر صبر کرنا چاہیے ۔]

سورہ 20 : 134 ، 135° (صبر کرو اور غیرمسلموں کو دیکھنے دو کہ کون صحیح ھے)

" اور اگر ہم ان پر اس سے پہلے عذاب بھیجتے کو تو وہ کہتے کہ اے ہمارے پروردگار ! اگر تو ہماری طرف کوئی پیغمبر بھیجتا ، تو ہم یقیناً اسکے احکام کی پیروی کرتے اس سے پہلے کہ ہم کو ذلیل اور رسوا کیا جاتا .، کہہ دو کہ ہم میں سے ہر کوئی انتظار کر رہا ھے۔ تم بھی انتظار کرو اور عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ سیدھے اور صحیح رستے پر کون ھے اور کس نے ہدایت حاصل کی ھے ۔ "[یوسف علي : " اللہ کا آدمی صرف یہ کہہ سکتا ھے چلو اس بات کا انتظار کرتے ہیں ۔ میرا ایمان مجھے کہتا کے اللہ کی سچائی لازمی پھیلے گی ۔ "]

سورہ 16 : 93° (اللہ انکو اکیلا چھوڑ دیتا ھے جن کو وہ سچ سے دور رہنے کی اجازت دیتا ھے)

" اور اگر اللہ چاہتا تو وہ تم سب کو ایک ہی جماعت بنا دیتا۔ ، لیکن وہ جسے چاہتا ھے گمراہ کرتا ھے اور جسے چاہتا ھے ہدایت دیتا ھے۔ ، لیکن تم سے تمھارے اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا ۔ "

[یوسف علي : " اللہ کی مرضی اور منصوبہ ھے کہ آدمی کو محدود مرضی کی اجازت دی ھے، انسان کی مرضی کو مجبور نہ کرنا ، بلکہ سب کو ہدایت دو، اور جو ہدایت کو مسترد کر دیں انکو تنہا چھوڑ دو ، اگر کسی صورت میں وہ توبہ کرنی چاہیے اور فضل میں واپس آنا چاہیے ۔ لیکن ہر صورت میں ہمیں اپنی مرضی حاصل ھے ۔ اور ہم اپنے اعمال کے جوابدہ ہوں گے۔"]

سورہ 19 : 83 ، 84° (لڑائی کرنے کیلیے جلدی میں نہ ہو ۔ اللہ بُرے لوگوں کو خود کو تباہ کرنے کی اجازت دے گا)

" کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ھے کہ انکو غصے سے اکساتے رہتے ہیں ۔ تو تم ان پر (عذاب کیلیے) جلدی نہ کرو۔ اور ہم تو ان کیلیے (محدود دن) شمار کر رھے ہیں "

[یوسف علي : " اللہ کےقوانین کے تحت ، جب برائی بغاوت اور سرکشی ایک خاص حد تک پہنچ جاتی ھے،تو اسکو چھوڑ دیا جاتا ھے بڑھنے کیلیے اور اپنے آپ کو خود تباہ کرنے کیلیے ۔ اسکو آخری موقع کے طور پر ایک خاص حد تک مہلت دی جاتی ھے ، لیکن توبہ کرنے میں ناکام رہنے کی صورت میں اسکے دن گنے ہوئے ہوتے ہیں ۔ پس خود پر بدی کی ظاہری دنیاوی کامیابی کی فکر نہیں کرنا چاہئے بلکہ اپنے فرائض کو اللہ پر اعتماد کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔ "]

سورہ 43 : 88 ، 89° (دور رہو ان لوگوں سے جنہوں نے حق کو مسترد کیا اور ان سے کہو "سلامتی")

" (اللہ جانتا ھے) پیغمبر کی پکار ، کہ " اے پروردگار یہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان نہیں لائیں گے "۔ تو ان سے منہ پھیر لو اور ان سے کہو "سلامتی"۔ انکو عنقریب معلوم ہوجائے گا" [یوسف علي : " پیغمبر .... کو یہاں بتایا گیا کہ انہیں ایک وقت کیلیے چھوڑ دو کہ حق جلد ہی سربلند ہو جائے گا ۔ "]

سورہ 67 : 26° (محمد فقط ڈر سنانے والا ھے ۔ نہ کہ طاقت سے اپنی بات منوانے والا)

" کہو دو ’... میں تو صرف لوگوں کو صاف صاف ڈر سنانے کیلیے بھیجا گیا ہوں ۔" [یوسف علي : " پیغمبر کی ذمہ داری اعلانیہ اور واضح طور پر تبلیغ کرنا ھے ۔ یہ اسکا کام نہیں کہ سزا دے یا بدی کو سزا دینے میں جلدی کرے ۔ "]

سورہ 22 : 49°° (محمد فقط ڈر سنانے والا ھے ۔ نہ کہ طاقت سے اپنی بات منوانے والا)

" کہو ’ اے لوگو! میں صرف تم کو واضح اِنتباہ کرنے کیلیے بھیجا گیا ہوں ۔"

سورہ 23 : 54° (انہیں انکی غفلت میں چھوڑ دو)

" تو انکو ایک مدت تک انکی غفلت میں رہنے دو ۔ "

سورہ 23 : 96° (بہتر یہی ھے کہ بدی کا بدلہ بدی سے نہ دیاجاے)

"۔ بدی کو ایسی بات سے دور کرو جو نہایت اچھی ہو" [یوسف علي : " آپ کو سزا دینے کی ضرورت نہیں ھے ۔ آپ کا سب سے بہترین راستہ اپنی باری میں بدی نہ کرنا ھے ، لیکن ایسا کرو جو بہترین طریقے سے شر کو پیچھے ہٹائے ۔ دو برائیاں مل کر اچھائی نہیں بن جاتیں ۔ "]**۔ اور یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں ہم ان چیزوں سے اچھی طرح واقف ہیں ۔ اور کہو ، اے میرے پروردگار ! میں تیرے ساتھ برے خیالات سے پناہ مانگتا ہوں ھے ۔ اور میں پناہ مانگتا ہوں اپنے پروردگار کی وہ میرے قریب آ جائیں ۔ "**

سورہ 25 : 52° (اپنی پوری قوت سے مشرکینِ کے خلاف جدوجہد کرو اللہ کے کلام کے ذریعے ۔ "جہاد اکبر")

" لہٰذا مشرکینِ کا کہا نہ سنو ، لیکن انکے خلاف شدومد سے جدوجہد کرو (قرآن) کے ساتھ ۔ "
[یوسف علي : " اللہ کے بندے مشرکینِ کی بلا جواز تنقید کیطرف دھیان نہیں دیتے ۔ وہ سب سے بڑا جہاد اکبر کرتے ہیں اللہ کے قرآن کے ذریعے ۔ "] [عربی میں "جہادکبیر" (جہاد

اکبر) ھے ۔ اگرچہ یہ اصطلاح خاص طور پر قرآن مجید میں نہیں دی گئی ، لہذا مسلمان عملی جنگ کو "جہاد صغیرہ " (جہاد اصغر)، سمجھتے ہیں ۔ (دیکھیں 4:74 -76)]

سورہ 17 : 54° (محمد لوگوں کے معاملات کو سنوارنے کیلیے نہیں بھیجا گیا)

" ہم نے تم کو ان پر داروغہ (بنا کر) نہیں بھیجا " [یوسف علي : " حتٰی کہ الله کے بندوں کو بھی لوگوں کے معاملات کو سنوارنے کیلیے نہیں بھیجا گیا ، لیکن صرف الله کا پیغام سکھانے کیلیے بھیجا جاتا ھے ۔ "]

سورہ 16 : 125 ، 126° (صرف اچھی تبلیغ اور دلائل کے ساتھ الله کیطرف آنے کی دعوت دو)

" سب کو حکمت اور خوبصورت تبلیغ کے ساتھ اپنے پروردگار کے رستے کیطرف بلاؤ ، . . . اور ان سے جو سب سے بہترین اور سب سے زیادہ مہربان طریقہ ھے سے ان سے مناظرہ کرو .... اور اگر تم انکو تکلیف دینی چاہو تو اتنی ہی دو جتنی تکلیف تم کو ان سے پہنچی۔ لیکن اگر تم صبر کرو، تو بے شک یہ (راستہ) سب سے بہتر ان لوگوں کیلیے جو صبر کرنے والے ہیں ۔ "

[یوسف علي : " سیاق و سباق میں یہ پیرا گراف تنازعات اور بات چیت کا حوالہ دیتا ھے، لیکن یہ الفاظ تمام انسانی جدوجہد، تنازعات اور جھگڑے کا احاطہ کرنے کیلیے کافی وسیع ہیں ۔ سخت مساوات میں آپ کو یہ حق حاصل نہیں کہ آپ اس سے زیادہ نقصان پہنچائیں جتنا نقصان آپکا ہوا ھے ۔ لیکن وہ لوگ جو ایک اعلی روحانی معیار کو پہنچ گئے ہیں وہ یہ بھی نہیں کرتے۔ ۔ وہ خود پر قابو رکھتے اور صبر کرتے ہیں ۔ ایسا نہ ہو کہ آپ سمجھیں کہ اسطرح کا صبر صرف دشمن کو فائدہ دیتا ھے ، آپ کو بتایا گیا ھے کی حقیقت اسکے برعکس ھے ۔ فائدہ صبر کرنے والے ، خود فرمائی اور جو برداشت نہیں کھوتے یا اپنے اخلاقی اصولوں کو نہیں بھولتے ، کے ساتھ ھے ۔"]

سورہ 29 : 46° (یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ بحث نہ کرو ، لیکن کچھ بہتر ، یعنی ہماری توحید پر زور دو)

" اور اہلِ کتاب [یہودیوں اور عیسائیوں کیلیے ایک اصطلاح] **سے جھگڑا نہ کرو ، علاوہ (محض حجت سے زیادہ) بہتر طریق سے .... لیکن کہو، ہم وحی پر ایمان رکھتے ہیں جو ہم پر اتری اور جو کچھ آپ پر اترا ۔ ہمارا الله اور تمہارا الله ایک ہی ھے اور یہ اسکے لئے ھے کہ ہم سجدہ کرتے ہیں (اسلام میں) "**

[يوسف علي : " اپنے مشترکہ مقصد کو حاصل کرنے کیلیے اللہ کے معیاری قاصِد کے طور پر ، ہمیں عقیدے کی مشترک اقدار کو تلاش کرنا چاہیے جیسا کہ اس آیت کے آخری حصہ میں بیان کیا گیا ھے ... "]

سورہ 29 : 69° (اللہ ان لوگوں کی رہنمائی کرے گا جو اسکی راہ میں جدوجہد کرتے ہیں)

" اور جو لوگ ہماری (راہ میں) جدوجہد کرتے ہیں ، ہم ضرور انکو اپنے راستے کی رہنمائی کریں گے: بے شک اللہ حق والوں کے ساتھ ھے ۔ "

[يوسف علي : " انسان جو کچھ کر سکتا ھے وہ اللہ کی راہ میں کوشش ھے ۔ جیسے ہی وہ قوت اور وفاداری اور عزم، کے ساتھ کوشش کرتا ھے اللہ کی روشنی اور رحمت اسکے استقبال کو آتی ھے ... اللہ کی راہ ایک سیدھا راستہ ھے ۔ لیکن انسان اس سے تمام سمتوں میں بھٹک گیا ھے ۔ اور بے شمار راہیں ہیں جسکے ذریعے وہ واپسی کا صحیح راستہ حاصل کر سکتے ہیں ... یہ تمام راستے کھل جاتے ہیں اگر وہ ایک بار اپنے دل میں اللہ کو مد نظر رکھتے ہوئے صحیح کوشش (جہاد) میں اپنا سب کچھ ، دماغ اور روح اور وسائل کے ساتھ کام کرتے ہیں ۔ اسطرح وہ اس اندوہناک دنیا کے مکڑی نما جالے سے نجات حاصل کریں گے اور اپنی حقیقی تقدیر کی تعمیل میں ابدی نعمتیں حاصل کریں گے ۔ "]

سورہ 10 : 25 ، 26° (اللہ کی صدا امن کے گھر کیلیے ، جنت کے انعام کے ساتھ)

" لیکن اللہ سلامتی کے گھر کیطرف بلاتا ھے۔" [يوسف علي : " سلام، امن کا ماخذ وہی ھے جو اسلام کا ھے، اتحاد اور ہم آہنگی کا مذہب "] **اور وہ جس کو چاہتا ھے سیدھا راستہ دکھاتا ھے ۔ جن لوگوں نے نیک کام کیے ان کیلیے انعام ھے اور (پیمائش) سے بھی زیادہ "** [يوسف علي : " نیک لوگوں کو اس سے بھی کئی گنا زیادہ انعام دیا جائے گا جسکے وہ مُستحِق ہوں گے ۔ انکے پاس سب سے اعلیٰ نعمت ہو گی کہ وہ اللہ کے نزدیک ہوں گے اور (صوفیانہ زبان) میں وہ اسکا چہرہ دیکھیں گے ۔ "]
نہ اندھیرے اور نہ ہی شرمندگی انکے چہروں پر ہو گی ۔ یہی جنتی ہیں ۔ اسمیں ہمیشہ رہیں گے ۔ "

سورہ 6 : 104° (یہ ہماری ذمہ داری نہیں کہ دیکھیں اور یقین کریں کہ لوگ سچائی پر ایمان لاتے ہیں)

" اب تمہارے پاس تمہارے رب کیطرف سے دلائل (تمہاری آنکھیں کھولنے کیلیے) آ گئے ہیں ۔ اگر کوئی بھی دیکھے گا، یہ اسکی اپنی روح (کی بھلائی کیلیے) ہو گا اگر کوئی اندھا بنے گا، یہ اسکے اپنے لئے باعث نقصان ہو گا ۔ میں (یہاں) تمہارے اعمال دیکھنے کیلیے نہیں ہوں ۔ "

[پاکستانی بریگیڈئیر ایس ۔ کے ۔ ملک اپنی کتاب " قرآن مجید کا تصور جنگ " میں کہتے ہیں ، " ... اسلام کے اعلان کے بعد سے مکہ میں مسلمانوں کی چھوٹی سی برادری کو ظلم اور جبر کا نشانہ بنانا قریش کا مقصد تھا ۔ وہ مسلسل سب سے زیادہ غیر انسانی تشدد ، جبر اور ظلم و ستم کا نشانہ بنائے جاتے تھے ۔۔ انکا مَذاق اُڑایا جاتا ، حراساں اور زدوکوب کیا جاتا تھا ... جب قریش نے مسلمانوں کو انکی مذہبی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کیلیے مسجد (کعبہ) تک رسائی سے روک دیا تو دشمن کا جبر اپنے عروج تک پہنچ گیا تھا ۔ یہ گُستاخانَہ حرکت اسلام کے خلاف ایک کھلا اعلان جنگ تھا ۔ آخر کار اس نے مسلمانوں کو بارہ سال کے بعد، مدینہ کیطرف ہجرت کرنے پر مجبور کیا 622 ء عیسوی میں (صفحہ : 11) "]
[یہ بات میرے لیے مُعما ہی ھے کہ مسلمان اس وقت کعبہ میں عبادت کیوں کرنا چاہتے تھے جبکہ کعبہ ابھی تک بتوں سے بھرا ہوا تھا !]
[محمد کے پیروکاروں چھوٹی تعداد میں ہونے کیوجہ سے اگر وہ بدلہ لینے کی کوشش کرتے تو انکا نام و نشان تک مٹا دیا جاتا ۔ علاوہ ازیں انکو محمد کے چچا کیطرف سے صرف انکی موت تک تحفظ فراہم کیا جارہا تھا ۔ بالآخر جب محمد کو مدینہ آنے کی دعوت ملی، تو وہ مکہ سے بھاگ گئے ۔ مدینہ منورہ میں محمد کو شہر کے سربراہ کا عہدہ دیا گیا تھا اور بہت سے مزید عربوں نے اسکو ایک نبی کے طور پر قبول کر لیا ۔
(یوسف علی کے نوٹ ملاحظہ کریں نیچے سورہ 4 : 74-78 میں)]

دوسرا مرحلہ : (مدینہ میں سب سے پہلا حکم)

دفاعی جنگ کی اجازت دے دی گئی :-

[مدینہ میں آمد کے کئی ماہ بعد مسلمانوں نے علاقے سے گزرنے والے مکی قافلوں کو لوٹنا شروع کر دیا ۔ (یہ سمجھنے کیلیے بہت مشکل ھے کہ کوئی آدمی جو نبی ہونے کا دعوے دار ہو ، کسطرح دوسرے قبائل کے کافر عربوں کے قافلوں کو لوٹنے کا حیوانی عمل اختیار کر سکتا ھے ، اسے "اللہ کی راہ میں جانفشانی" کہے اور پھر اس لوٹ کے پانچواں حصے کا تعلق اللہ سے جوڑے !) آخر کار اس مشق کا نتیجہ قریش مکہ کیطرف سے ، انکو کئی لڑائیوں میں نشانہ بنانے کی صورت میں نکلا ۔ جس کا آغاز 624 ء میں غزوہ بدر کے ساتھ ہوا ۔ اس وقت اپنا دفاع کرنے کیلیے لڑائی اور قتل کی اجازت دی گئی ۔ اس وقت صرف " مشرکین " قریشِ مکہ دشمن تھے ، جو بتوں کی پوجا کرتے تھے ۔]

<u>**سورہ 22 : 39-41°**</u> (اپنے دفاع کیلیے جنگ کرنے کی اجازت دی گئی ھے)

وہ لوگ جنکے خلاف جنگ کی جاتی ھے [یوسف علي : " کئی مترجمین اس بات پر دھیان دینے میں ناکام رھے کہ 'یوقتالون' غیر فعال آواز میں ھے ، 'جنکے خلاف جنگ کی گئی ھے،' نہ کہ 'مشرکینِ کے خلاف ہتھیار اٹھا لینے والے ' جیسا کہ صالح نے اسکا ترجمہ کیا ۔ "] **کو اجازت دی جاتی ھے (جہاد کیلیے)، کیونکہ ان پر ظلم ہوا ھے، اور یقینا اللہ انکی مدد کیلیے سب سے زیادہ طاقتور ھے ۔ یہ (وہ ہیں) جو اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے (بغیر کسی سبب) سوائے اسکے کہ، وہ کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار اللہ ھے ۔**
[یوسف علي : " یہ پہلا موقع تھا جس میں اپنے دفاع میں لڑائی کی اجازت دی گئی تھی ۔ پس یہ آیت بلاشبہ مدینہ منورہ کے تاریخی دور سے ھے ۔ "] **اگر اللہ لوگوں کے ایک گروہ کو دوسرے سے نہ آزماتا** [یوسف علي : " نیک لوگوں کو، وحشی اور برے کاموں سے محبت کرنے والے لوگوں کے خلاف لڑنے کی اجازت دینا مکمل طور پر ٹھیک تھا ۔ لیکن یہاں لڑنے کا جواز اس سے بھی کہیں زیادہ تھا ، جب بہت تھوڑے سے مسلمان نہ صرف قریش مکہ کے خلاف اپنے وجود کیلیے لڑ رھے تھے بلکہ ، ایک حقیقی اللہ میں ایمان کی موجودگی کیلیے بھی لڑائی کر رھے تھے ۔انہیں بھی مکے میں رہنے اور خانہ کعبہ میں عبادت کرنے کا اتنا ہی حق حاصل تھا جتنا دیگر قریش کو ،ابھی تک وہ اپنے عقیدے کیلیے جلاوطن کردیے گئے ۔ یہ کسی ایک امت کے ایمان پر اثرانداز نہیں ہوا ، ملوث اصول سب عبادات پر تھا ، یہودی یا عیسائی کے ساتھ ساتھ مسلم اور تمام عبادت کے

استعمال کیلیے تعمیر کی گئیں عمارتیں - "] **تو ضرور خانقاہوں ، گرجا گھروں ، یہودی معبدوں اور مسجدیں جن میں اللہ کا بکثرت ذکر کیا جاتا ھے کو نیچے گرایا جا چکا ہوتا - یقیناً اللہ اسکی مدد کرے گا ، جو اللہ کی مدد کرتا ھے - بے شک اللہ طاقتور ، قدرت میں سر بلند ، (اپنی مرضی کو نافذ کرنے کے قابل) ھے - یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں قائم کریں تو باقاعدہ نماز پڑھیں اور باقاعدہ زکوٰۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور غلط کاموں سے منع کریں -** [یوسف علي : " ایک بنیادی تعلیم ، عام طور پر طاقت کا استعمال دوسرے مسلمانوں کو اسلام پر قائم رکھنے کیلیے ، اگر ضروری ہو تو - "] **سب کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ھے -**

سورہ 22 : 58° (جہاد میں مرنے والوں کیلیے انعامات)

اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر مارے گئے یا مر گئے۔ انکو اللہ اچھی روزی دے گا۔ [یوسف علي : " اس شخص کیلیے مستقبل کی ایک مکمل آراستہ زندگی کیلیے تمام ضروری اشیاء کی فراہمی ، اور اسکے علاوہ، میرے خیال میں اس زندگی میں اسکے ورثاء اور اسکے نزدیکی رشتہ داروں اور محبُوب لوگوں کیلیے اشیاء کی فراہمی - "] **اور بیشک اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ھے**

[دوبارہ ، بریگیڈیر ایس – کے - ملک اپنی کتاب " قرآن مجید کا تصور جنگ " کے حوالے سے ہمیں بتاتے ہیں کہ " قرآن میں جنگ کے حوالے سے **تدریس کے تین مراحل** ہیں - "مسلمان کی ہجرت مدینہ انکے لئے نتیجہ خیز واقعات اور دور رس اہمیت اور نتیجہ کے فیصلے لے کر آئی - جبکہ مکہ میں ، انہیں نہ تو ایک امت [ایک قوم یا کمیونٹی] قرار دیا گیا تھا اور نہ ہی انہیں اپنے ظالموں کے خلاف ہتھیار اٹھا لینے کی اجازت تھی - مدینہ میں ایک وحی الٰہی نے انکو ایک 'امت' قرار دیا اور انہیں اپنے ظالموں کے خلاف ہتھیار اٹھا لینے کی اجازت دے دی - جلد ہی بعد میں یہ اجازت ایک حکم الٰہی ، مومنین کیلیے جنگ کو ایک مذہبی ذمہ فریضہ بنانے میں تبدیل ہوگئی تھی - " (صفہ : 11)]

تیسرا مرحلہ : (نظر ثانی شدہ ہدایات مدینہ میں)

دفاعی جنگ کا حکم دیا گیا :

[اپنے دفاع میں لڑنے کی اجازت دینے کے چند مہینوں بعد ، حکم دیا گیا کہ جنگ (اپنے دفاع میں) ایک مذہبی ذمہ داری ھے ۔ سب سے پہلے دشمنوں میں صرف مکہ کے قبیلہ قریش کے " مشرکینِ " شامل تھے ، جو بتوں کی عبادت کرتے تھے ۔ یہ وہی تھے جنہوں نے ایک لحاظ سے مسلمانوں پر اعلان جنگ کیا تھا ۔ احد کی لڑائی کے ساتھ (نیچے حوالہ دیکھیں سورہ 3 :) منافقوں (عرب جنہوں نے مسلمان ہونے کا دعویٰ کیا لیکن وہ واقعی ایمان نہیں لائے) نے اپنے آپ کو دشمن کے طور پر دکھانا شروع کر دیا ، اور بعد میں یہودیوں کو بھی دشمن سمجھا گیا ۔ اس مرحلے کے آغاز میں یہودیوں کو دشمن نہیں سمجھا جاتا تھا کیونکہ محمد کو ابھی تک ان سے توقع تھی کہ وہ اسے موسیٰ کی طرح نبی کے طور پر تسلیم کر لیں گے ۔]

<u>سورہ 2 : 109°</u> (ایمان نہ لانے والے یہودیوں کو معاف کرو اور چھوڑ دو اور اللہ کو ان سے نمٹنے دو)

بہت سے اہل کتاب (یہودی) اپنے دل کی جلن سے یہ چاہتے ہیں کہ ایمان لا چکنے کے بعد تم کو پھر کافر بنا دیں۔ حالانکہ ان پر حق واضح ہو چکا ھے۔ تو تم معاف کردو اور چھوڑ دو ۔ یہاں تک کہ اللہ اپنا مقصد پورا کرے ۔

[يوسف علي : " عفو (یہاں اسکا ترجمہ ' معاف ') کا مطلب بھول جانا ،کسی کے ذہن سے مِٹ جانا ھے ۔ صفحو (یہاں اسکا ترجمہ ' چھوڑ ') کا مطلب موڑ جانا ، نظر انداز کرنا ، کسی معاملےکے ساتھ ایسا بَرتاو کرنا جیسے یہ کسی پر اثَر انداز ہی نہیں ہوا ۔ "]

[موجودہ وقت کیلیے محمد نے یہودیوں کو ایمان نہ لانے پر معاف کر دیا ۔ بعد میں جب انھوں نے اسکے رسول ہونے کے دعوے کو واضح طور پر مسترد کر دیا ،تو انکو مزید " نظر انداز " نہیں کیا گیا !]

سورہ 2 : 190-194° (عرب مخالفینِ مکہ کے حملے کے خلاف دفاعی لڑائی
لڑو یہاں تک کہ ایذا رسائی ختم ہو جائے اور اسلام قائم ہو جائے -)

اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جوتم سے لڑیں [یوسف علي : " جنگ صرف اپنے دفاع اور واضح طور پر متعین حدود کے تحت جائز ھے - "]
مگر حدود سےتجاوز نہ کرنا کہ اللہ تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا .
[یوسف علي : " سخت متعین حدود سےتجاوز نہ کرنا لازمی ھے- خواتین، بچے، بوڑھے اور کمزور مردوں کو ہراساں نہ کیا جائے - کوئی درخت اور فصلیں نہ کاٹی جائیں - اور امن کو قائم ہونے سے نہ روکا جائے ، جب دشمن امن قائم کرنے کیلیے شرائط پیش کرے - "]
اور انکو جہاں پاؤ قتل کردو اور جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ھے وہاں سے تم بھی انکو نکال دو- [یوسف علي : " مکہ کے لوگوں نے محمد اور انکے پیروکاروں کو اس مقام تک ستایا تھا کہ وہ مکہ چھوڑ کر مدینہ کو جانے پر مجبور ہو گئے تھے - "]
اور فساد اور ظلم تو قتل وخونریزی سے کہیں بڑھ کر ھے لیکن ان سے مسجد محترم کے پاس نہ لڑو [مکہ میں]
[یوسف علي : " اس پیرا گراف کی تشریح ان واقعات سے ہوتی ھے جو حدیبیہ (مکہ سے مدینہ کیطرف سفر) میں ہجرت کے چھٹے سال میں پیش آئے تھے - ان (مسلمانوں) میں سے بہت سے لوگ مکہ سے جلا وطن تھے - جہاں کافروں نے اپنی ایک تنگ نظر آمرانہ حکومت قائم کر رکھی تھی ، مسلمانوں کو اذیت دینا ، انہیں انکو اپنے گھروں کا دورہ کرنے سے روکنا اور حتٰی کہ انہیں حج اور عمرہ سر انجام دینے سے طاقت کے ذریعے دور رکھنا ------ عام طور پر یہ کہا جا سکتا ھے کہ اسلام امن، خیر سگالی، باہمی افہام و تفہیم اور اچھے ایمان کا مذہب ھے ، لیکن یہ ظلم قبول نہیں کرے گا اور اسکے مرد عزت، انصاف اور وہ مذہب جیسے وہ مقدس رکھتے ہیں کے دفاع میں اپنی زندگی کو کم قیمت دیں گے -"]
جب تک وہ (پہلے) تم سے وہاں نہ لڑیں . لیکن اگر وہ تم سے لڑیں تو تم انکو قتل کرڈالو- کافروں کی یہی سزا ھے - [یوسف علي : " اگر وہ زبردستی آپ کو اپنی مقدس رسوم ادا کرنے سے منع کرنا چاہتے ہیں تو انھوں نے تمھارے مذہب کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا ھے اوراس للکار کو نظر انداز کرنا یا اس آمریت کو ختم کرنے میں ناکامی بزدلی ہو گی - "]
لیکن اگر وہ باز آجائیں تو اللہ بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ھے . اور ان سے اس وقت تک لڑتے رہنا جب تک کوئی فساد اور ظلم باقی نہ رھے اور صداقَت اور اللہ پر ایمان فتح حاصل کر لے [یوسف علي : " جب اس سے نِمٹا جائے، تو اسے قوت کے ساتھ دھکیلا جائے ، لیکن بے رحمانہ طریقے سے نہیں، بلکہ صرف اللہ کی عبادت کی آزادی و امن کی بحالی کیلیے " انصاف و ایمان " عربی لفظ دین ھے ، جو

جامع ھے ۔ اس سے مراد ذِمَّہ داری ، فرض، اطاعت، عدل، انصاف، ایمان، مذہب، مروجہ رسوم، وغیرہ کے نظریات ہیں ۔ فقرے کا مطلب ھے: ' یہاں تک کہ دین اللہ کیلیے ھے ۔ "]
اور اگر وہ باز آجائیں تو کسی پر جارحیت نہیں ہونی چاہیئے سوائے انکے جو ظلم کرتے ہیں [یوسف علي : " اگر مخالف جماعت آپ پر ظلم و ستم کو ختم کردے، تمھاری دشمنی انکے ساتھ ایک جماعت کے طور پر ختم ہو جاتی ھے، لیکن اسکا یہ مطلب نہیں آپ ظُلم کے دوست بن گئے ۔ آپکی جنگ غلط کے خلاف ھے ۔ انسانوں کے خلاف کوئی بغض نہیں ہونا چاہیے۔ "]
. . . اور اگر کوئی بھی آپ کے خلاف دست درازی کرے ، تم بھی اسی طرح اسکے خلاف دست درازی کرو ۔ لیکن اللہ سےڈرو اور یہ جان رکھو کہ اللہ انہی لوگوں کے ساتھ ھے ،جو حدود توڑنے سے پرہیز کرتے ہیں
[یوسف علي : " بیک وقت مسلمانوں کو حکم دیا ھے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ممکن حد تک انفرادی ضبط کا مظاہرہ کریں ۔ طاقت ایک خطرناک ہتھیار ھے ۔ اسے اپنے دفاع یا اپنی حِفاظَت کیلیے استعمال کرنا پڑ سکتا ھے لیکن ہمیں یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ کی نظر میں انفرادی ضبط بہت محبوب ھے ۔ حتٰی کہ جب ہم لڑ بھی رھے ہوں ، یہ ایک اصول کیوجہ سے ہونا چاہئے ، نہ کہ ہمارے شوق کیوجہ سے ۔ "]

<u>سورہ 2 : 216 ، 217°</u> (عرب اہلِ مکہ کے خلاف لڑنا اب فرض کر دیا گیا ھے ۔)

تمہیں جنگ کاحکم دیا گیا ھے اور تم اسے ناپسند کرتے ہو ۔
[یوسف علي : " راہِ حق میں لڑنا ، صدقہ کی سب سے اعلیٰ اقسام میں سے ایک ھے ۔ آپ کیا پیشکش کر سکتے ہیں جو آپ کی اپنی زندگی سے زیادہ قیمتی ہو؟ لیکن یہاں دوبارہ حدود متعین ہیں ۔ اگر آپ ایک محض جھَگڑالُو یا خود غرض جارحانہ شخص یا ایک متکبر غنڈے ہیں ، تو آپ سب سے زیادہ مذمت کے مستحق ہیں ۔ اگر آپ اپنی زندگی نيك و صالح امام کیلیے پیش کرتے ہیں جسکو صرف اللہ کیطرف سے ہدایات ملتی ہیں ، تو آپ ایک بے غرض مُجاہد ہیں ۔ اللہ تم سے بہتر چیزوں کی قدر جانتا ھے ۔ "]
اور ممکن ھے تم کسی چیز کو ناگوار سمجھو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور ممکن ھے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے مضر ہو اور اللہ ہی جانتا ھے اور تم نہیں جانتے ۔
لوگ آپ سے حرمت والے مہینے [یوسف علي : " حج (ذوالحج) کا مہینہ ۔ "] **میں لڑائی کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو اسمیں لڑنا بڑا (گناہ) ھے اور اللہ کے راستہ سے روکنا اور اسکا انکار کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور اسکے رہنے والوں کو اسمیں سے نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے بڑا گناہ ھے ۔**

[يوسف علي : " مکہ میں کافر گروہ کی عدم رواداری اور ظلم و ستم نے ناقابلِ بیان مشکلات اسلام کے مقدس رسول اور اسکے ابتدائی شاگردوں کیلیے پیدا کیں ۔ انھوں نے نرم مزاجی اورطویل صبر کیا یہاں تک کہ رسولِ پاک نے انکو اپنے دفاع میں ہتھیار اٹھانےکی اجازت دی ۔ تب ان پر حرمت والے مہینے کی خلاف وَرزی پر تنقید کی گئی ۔ اگرچہ وہ حرمت والے مہینے میں اپنے جذبات کے برخلاف اپنے دفاع میں لڑنے کیلیے مجبور کیے گئے تھے ۔ لیکن انکے دشمنوں نے نہ صرف انکو حقیقی جنگ میں شامل ہونے پر مجبور کر دیا تھا ، بلکہ انکے ضمیر کے ساتھ مداخلت کی، انکو اور انکے خاندانوں کو اذیتیں دیں ، کھلے عام اللہ کا انکار اور تذلیل کی ، عرب مسلمانوں کو مقدس مسجد سے باہر رکھا گیا تھا اور انہیں جلاوطن کردیا ۔ اسطرح کا تشدد اور نارواداری قتل کرنے سے بھی بدتر کہلانے کے حقدار ھے ۔ "]

فتنہ انگیزی تو قتل سے بھی بڑا جرم ھے اور وہ تم سے ہمیشہ لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر انکا بس چلے اور جو تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے پھر کافر ہی مرجائے پس یہی وہ لوگ ہیں کہ انکے عمل دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے اور وہی دوزخی ہیں جو اسمیں ہمیشہ رہیں گے ۔ جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ھے ۔

<u>سورہ 2 : 256 ، 257°</u> (جو شکست کھا گئے انکو مسلمان بنانے کیلیے طاقت کا استعمال نہ کرو ، لیکن اگر وہ اسلام کو رد کرتے ہیں تو وہ جہنم میں اذیت جھیلں گے ۔)

دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں ھے [يوسف علي : " زبردستی مذہب کے ساتھ غیر موازن ھے کیونکہ مذہب ، عقیدے اور مرضی پر منحصر ھے، اور اگر لوگوں کو طاقت کے ساتھ انکیطرف قائل کیا جائے تو یہ سب کچھ بے معنی ہو گا ۔ "] ۔

. . . جو لوگ ایمان کو رد کرتے ہیں ، انکے حامی شیطان ہیں ۔ وہ انہیں روشنی سے تاریکیوں کیطرف لے جاتے ہیں ۔ یہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں ، جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے ۔

سورہ 8 : 1° (جنگ کا مالِ غنیمت اللہ اور اسکے رسول کی ملکیت ھے -)

لوگ تم سے غنیمت کے مال [یوسف علي : " بدر کی لڑائی کے بعد مالِ غنیمت کی تقسیم کے موقع پر یہ سوال پیدا ہوا تھا - "] **کے بارے میں پُوچھتے ہیں - کہہ دو کہ غنیمت اللہ اور اسکے رسول کا مال ھے -** [یوسف علي : " حلال اور منصفانہ جنگ میں لیا گیا مال کسی بھی فرد کی ملکیت نہیں - اگر وہ اسطرح تخشنگی انعامات کیلیے لڑا ، تو وہ غلط محرکات سے لڑا - اسکی وجہ، اسکا تعلق تحریک کے ساتھ ھے ، اس معاملے میں اللہ کی راہ میں تحریک جس کو اسکے رسول کی زیر نگرانی چلایا گیا - "] **پس تم لوگ اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس کے تعلقات ٹھیک رکھو اور اللہ اور اسکے رسولؐ کا حکم مانو ، اگر ایمان رکھتے ہو -**

سورہ 8 : 12 ،13 ، 15-18° (جو اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کرے اسکی اُنگلیاں اور گردن کاٹ دو اور لڑائی سے کبھی منہ نہ موڑو -)

جب تمہارے رب نے فرشتوں پر وحی کی تھی کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں تم اہل ایمان کو ثابت قدم رکھو۔ میں کافروں کے دلوں میں خوف ڈال دوں گا - تم انکی گردنوں پر ضرب اور جوڑ جوڑ پر چوٹ لگاؤ - [یوسف علي : " ایک مسلح شخص کی حملے سے متاثر ہونے کے خطرے سے دوچار جگہیں گردن کے اوپر ہیں - گردن، منہ یا سر پر ایک ضرب اسے ختم کر دیتی ھے - اگر اس نے زرہ بکتر لباس پہنا ہوا ھے تو اسکے دل پر وار کرنا مشکل ھے - لیکن اگر اسکے ہاتھوں کو ناکارہ بنا دیا جائے تو وہ اپنی تلوار یا نیزہ یا دیگر ہتھیار استعمال کرنے سے قاصر ھے اور آسانی سے ایک قیدی بن جاتا ھے- "] -

یہ اس لیے کہ ان لوگوں نے اللہ اور اسکے رسولؐ کا مقابلہ کیا اور جو اللہ اور اسکے رسولؐ کا مقابلہ کرے اللہ اسکے لیے نہایت سخت گیر ھے - - - -

اے ایمان والو جب تم کافروں سے میدان جنگ میں ملو تو ان سے پیٹھیں نہ پھیرو - [یوسف علي : "زہفان متن میں اسکا مطلب ایک مخالف فوج کیطرف ایک سست رفتار اور اچھی طرح منصوبہ بندی کے ساتھ آگے بڑھنے کا ھے -. جب ایک مرتبہ جنگ میں آ گئے تو اسے پورا کرو - کسی دوسری سوچ کی گنجائش موجود نہیں ھے - موت یا فتح ہر فوجی کا نصب العین ہونا چاہیے - یہ اس کیلیے انفرادی موت ہو سکتی ھے، لیکن اگر اسکا ایمان ھے تو اسکے مقصد کیلیے دونوں صورتوں میں جیت ھے - "] **- جس نے ایسے موقع پر پیٹھ پھیری، سوائےاس کہ جنگی چال کے طور پر ایسا کرے یا**

کسی دُوسری فوج سے جا ملنے کےلیے۔ وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہو گیا اور اسکا ٹھکانا دوزخ ھے اور وہ بہت ہی بری جگہ ھے ۔ کافروں کو تم نے قتل نہیں کیا بلکہ انکو اللہ نے قتل کیا۔ اور جب تم نے مٹھی بھر خاک پھینکی ، [یوسف علي : " "جب جنگِ بدر شروع ہوئی تو رسولِ پاک نے دعا کی اور ایک مٹھی بھر مٹی یا ریت دشمن پر پھینکی ، جو انکے جلد اپنے انجام کو پہنچنے کی علامت تھی ۔ اسکا ایک بڑا نفسیاتی اثر پڑا ۔ لڑائی کا ہر عمل اللہ سے منسوب ھے کیونکہ یہ اسکی راہ میں تھا ، اور اسکے حکم کے سوا اسکو سرانجام نہیں دیا گیا ۔ "] **تو وہ تم نے نہیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھی تاکہ ایمان والوں کی اپنی طرف سے اچھی آزمائش کرے۔** [یوسف علي : " عددی طور پر مسلمانوں کیلیے مشکلات ایک کے مقابلے میں تین تھیں ۔ دوسرے الفاظ میں وہ اسلحہ اور سامان جو انکے پاس بہت کم تھا ، کے لحاظ سے کمزور تھے ، جبکہ دشمن سازوسامان سے لیس تھا ۔ وہ ناتجربہ کار تھے جبکہ قریش اپنے صف اول کے جنگجؤوں کو لے کر آیا تھا ۔ یہ تمام ایک امتحان تھا، لیکن اس امتحان کے ہمراہ ان گنت قدر والی مہربان نعمتیں تھیں ... اسطرح آزمائش یا امتحان بذات خود ایک نعمت بن گیا ۔ "] **بیشک اللہ سنتا جانتا ھے ۔ اور اللہ کافروں کی تدبیر کو کمزور کرنے والا ھے ۔**

<u>سورہ 8 : 38-42°</u> (لڑائی جاری رکھو یہاں تک کہ وہ اہلِ ایمان کو ایذا رسائی ختم کر دیں اور اسلام قائم ہو جائے ۔ اگر وہ لڑائی ختم کر دیں تو تم بھی لڑائی ختم کر دو ۔ اب مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ اور اسکے رسول کا ھے ۔)

کافروں سے کہو کہ اگر اب بھی وہ باز آ جائیں تو جو کچھ گزر چکا وہ انہیں معاف کر دیا جائے گا ، لیکن اگر وہ اسی پچھلی روش کا اعادہ کریں گے تو گزشتہ قوموں کے ساتھ (جو کچھ) گزر چکا ھے (وہ سب کو معلوم ھے) ۔اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رھے اور دین سب اللہ ہی کا ہو جائے۔ اور وہ اگر باز آ جائیں تو اللہ انکے کاموں کو دیکھ رہا ھے۔ [یوسف علي : " اگر وہ لڑائی اور حق کے خلاف ظلم و ستم سے باز آ جائیں تو اللہ انکے اعمال اور انکی محرکات سے انکا فیصلہ کرے گا اور یہ خواہش نہیں کرے گا کہ انہیں مزید دشمنی کے ساتھ ہراساں کیا جانا چاہئے ۔ "] **اور اگر وہ نہ مانیں تو جان رکھو کہ اللہ تمہارا سرپرست ھے اور وہ بہترین حامی و مددگار ھے ۔ اور جان لو کہ جو کچھ مال غنیمت تم نے حاصل کیا ھے اسکا پانچواں حصہ اللہ اور اسکے رسُولﷺ اور (رسول کے) رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا ھے ۔**

[یوسف علي : " قاعدہ یہ ھے کہ امام (سپّہ سالار) کیلیے پانچواں حصہ الگ مقرر کیا گیا ھے اور باقی فوج میں تقسیم کیا جاتا ھے ۔ محفوظ کردہ پانچویں حصہ اللہ اور رسول کیلیے اور وہ لوگ جنکے لئے صدقہ واجب ھے کیلیے خیراتی مقاصد کیلیے ہونے کا کہا گیا ھے... امام (سپّہ سالار) تقسیم کے طریقہِ کار پراختیار رکھتا ھے ۔ رسول کی زندگی کے دور میں ایک مخصوص حصہ رسول اور انکے قریبی رشتہ داروں کو دیا جاتا تھا۔ "]

[میرے لیے یہ بات بہت حیران کن ھے کہ قرآن اور مستند احادیث میں واضح الفاظ میں محمد اور انکے قریبی رشتہ داروں کو مالِ غنیمت کے پانچویں حصہ کا مالک بنانے کے ، محمد کا نبی بننے کے بعد کئی بیویوں اور لونڈیوں پر مشتمعل ایک بڑے خاندان کے سرپرست ہونے کے ساتھ ساتھ کوئی اور ذریعہ آمدنی نہ ہونا ، صرف 9 سال کی مختصر مدت میں 27 جنگوں (غزوات) میں خود سرپرستی کرنا ، 73 جنگوں کا حکم دینا ، کل 100 جنگیں (یعنی اوسطاً ہر ایک مہینے بعد ایک جنگ) کے باوجود مسلمان اس حقیت سے انکار کرتے ہیں کہ محمد کا ذریعہ معاش جنگوں میں لوٹا گیا مال و دولت تھا ۔ مندرجہ ذیل حدیث ملاحظہ فرمائیں ۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 167 حدیث مرفوع مکررات 24 متفق علیہ 12

" علی بن عبداللہ ، سفیان، عمرو، زہری مالک بن اوس بن حدثان، عمر سے روایت کرتے ہیں، کہ بنی نضیر کی دولت اس قسم کی تھی جو اللہ نے اپنے رسول کو بغیر جنگ کے دلادی تھی، اس کے حاصل کرنے کیلئے مسلمانوں نے کوئی گھوڑا نہیں دوڑایا تھا اور جنگ نہیں کی، پس وہ مال رسول اللہ نے لے لیا اور اس میں سے ایک سال کا خرچ اپنے گھروالوں کو دے دیتے، اس کے بعد جو باقی بچتا، اس کو اسلحہ اور گھوڑوں کی فراہمی کیلئے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے واسطے خرچ فرماتے ۔ "

(یقیناً یہاں پر مسلمان یہ کہیں گے کہ محمد کی گزر بسر دیگر مسلمانوں کی طرف سے دیے گئے تحائف اور صدقات سے ہوتی تھی لیکن اسلامی تاریخ کے مطابق اس وقت مسلمانوں کی اکثریت خود بہت غریب تھی محمد کے اکثر ساتھی کئی کئی اوقات بھوکے گزارتے اور اکثر کے پاس اپنے اور اپنے بیوی بچوں کا پورا جسم ڈھاپنے کیلیے کپڑے نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی محمد کے ایسے ساتھیوں کا ذکر ملتا ھے جنھوں نے محمد کے گھر کا روزانہ یا ماہانہ خرچہ پورا کرنے کا بیڑا اٹھایا ہوا تھا ۔)

دوسرا اہم سوال مالِ غنیمت میں سے اللہ کا حصہ ،اللہ تک کیسے پہنچایا جاتا تھا ؟

یا صرف محمد نے مسلمانوں کو خاموش کروانے کیلیے اللہ کو اپنے ساتھ مالِ غنیمت میں حصہ دار بنایا ۔ "]

اگر تم اللہ پر اور اس فیصلے پر ایمان رکھتے ہو جو (حق وباطل میں) فرق کرنیکے دن (یعنی جنگ بدر میں) [یوسف علي : " فرقان :امتحان : حق و باطل ، نافرمانی اور ایمان کی قوتوں کے درمیان فیصلے کا معیار ھے ۔ غزوہ بدر کو اس نام سے پکارا جاتا ھے ۔ "] جس دن دونوں فوجوں میں مڈ بھیڑ ہو گئی اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرمایا اور اللہ ہر چیز پر قادر ھے۔

یاد کرو وہ وقت جبکہ تم وادی کے اس جانب تھے اور وہ دُوسری جانب پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے اور قافلہ تم سے نیچے کیطرف تھا۔

[یوسف علي : " مختصر اسلامی فوج ، بڑی مکی فوج کا مقابلہ کرنے کیلیے مدینہ منورہ سے باہر گئی اور وہ بدر میں ایک وادی کے دو اطراف سے ملے ، جبکہ قریش کا قافلہ زیریں میدان پر سمندر کیطرف ، بدر سے تقریباً 3 میل کے فاصلے پر تھا ۔ "]

اگر تم (جنگ کے لئے) آپس میں وعدہ کرتے تو وقت معین پر (جنگ کے لئے) جمع نہ ہو پاتے لیکن (اللہ نے دونوں فریقوں کو لڑوا دیا) اس لیے کہ جس بات کا فیصلہ اللہ کر چکا تھا اسے ظُہور میں لے آئے

[یوسف علي : " ان سب کے مقاصد مختلف تھے ۔ قافلہ مکہ کیطرف جا رہا تھا ، لیکن خیال تھا کہ شاید وہ مشکل سے وہاں پہنچ سکے گا ۔، قریش کی فوج قافلہ کو محفوظ کرنے اور پھر مسلمانوں کو مٹا دینے کیلیے کوشش کر رہی تھی ۔ مسلمانوں نے فیصلہ کیا کہ قافلے کو چھوڑ کر مکہ سے آنے والی قریش کی فوج پر حملہ کیا جائے ، جسکے بارے میں اُنھوں نے سوچا کہ وہ ایک چھوٹی فوج ہو گی ، لیکن وہ ایک بڑی فوج نکلی ، انکی تعداد سے تین گنا زیادہ ۔ پھر بھی دونوں افواج بالکل عین اس موقع اور وقت پر ملیں جب ایک فیصلہ کن جنگ ہونی چاہیئے تھی تاکہ مسلمان مکے والوں کے حق پر ہونے کے جھوٹے دعوے کو ختم کر سکیں ۔ اگر وہ توجہ اور دھیان سے ایک باہمی جنگ کا منصوبہ بناتے ،تو وہ اس سے زیادہ مزید ٹھیک طریقے سے اسکا انعقاد نہیں کر سکتے تھے ۔ "]

تاکہ جسے ہلاک ہونا ھے وہ دلیل روشن کیساتھ ہلاک ہو اور جسے زندہ رہنا ھے وہ دلیل روشن کیساتھ زندہ رھے، یقیناً اللہ سُننے والا اور جاننے والا ھے ۔

<u>سورہ 8 : 45 ، 46°</u> (اللہ کو پکارو، اسکے رسول کا حکم مانو، متحد اور ثابت قدم رہو ۔)

اےلوگو جو ایمان لائےہو جب تم کسی فوج سے ملو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت (اور اکثر) یاد کرو کہ شاید تم فلاح پاؤ ۔

اور اللہ اور اسکے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا ، ایسا نہ ہو کہ تم بزدل ہو جاؤ اور تمہاری طاقت چلی جائے۔ اور صبر کرو اور مستقل مزاج رہو۔ کہ اللہ صبر سے مستقل مزاج رہنے والوں کےساتھ ھے ۔

سورہ 8 : 57-61° (اگر تم انکو شکست دے دو ،تو غَدّاروں کے ساتھ غَدّاری اور دہشت کے ساتھ پیش آو ۔ جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اللہ تم کو واپِس ادا کرے گا ۔ اگر وہ امن کیلیے کہیں تو انکو امن دو ۔)

اگر تم جنگ میں ان پر غَلبَہ حاصل کر لو تو انہیں ایسی سزا دو کہ جو لوگ انکے پس پشت ہوں وہ انکو دیکھ کر بھاگ جائیں۔ عجب نہیں کہ انکو (اس سے) عبرت ہو۔ اور اگر تمہیں کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو تو انکا عہد ان کیطرف پھینک دو اسطرح کہ تم اور وہ برابر ہو جاؤ بیشک اللہ دغا بازوں کو پسند نہیں کرتا ۔ کافر یہ نہ سمجھ لیں کہ وہ بازی لے گئے۔ یقینا وہ (ہمیں) عاجز نہیں کر سکتے ۔ اور تم لوگ جہاں تک تم سے ہو سکے ، زیادہ سے زیادہ طاقت اور جنگی گھوڑے انکے مقابلہ کیلیے تیار رکھو

[يوسف علي : " یہ حکم اسلام کی ابتدائی لڑائیوں میں گھڑسوار فوج کی کمزوری اور کمزور جنگی تعیناتیوں کے موقع پر فوری طور پردیا گیا تھا ۔ لیکن اسکا عمومی کا مطلب مندرجہ ذیل ھے ۔ ہر جنگ میں جسمانی، اخلاقی یا روحانی ، اپنے آپ کو اپنے دشمن کے خلاف بہترین ہتھیاروں اور بہترین اسلحہ سے لیس کرو ، تاکہ تم اس کو اپنے اور اپنے مقصد کیلیے پختہ احترام سِکھا سکو ۔ "]

اسطرح اللہ کے اور اپنے دشمنوں پر اپنی دھاک بٹھائے رکھو ' اور انکے سوا دوسروں پر بھی جنہیں تم نہیں جانتے لیکن اللہ انہیں جانتا ھے۔ اور اللہ کی راہ میں جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے وہ پورا پورا تمہیں دے دیا جائے گا اور تمہاری حق تلفی نہ ہوگی ۔ اگر دشمن صلح و سلامتی کیطرف مائل ہوں تو تم بھی اسکے لے آمادہ ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ کرو، یقیناً وہی سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ھے۔

سورہ 8 : 65° (ثابت قدمی کے ساتھ لڑو کیونکہ تم جیتو گے ۔)

اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔ اور اگر تم بیس آدمی صابر اور ثابت قدم رہنے والے ہوں تو دو سو کافروں پر غالب رہیں گے۔ اور اگر سو (ایسے) ہوں تو ہزار کافروں پر غالب رہیں گے۔ اس لیے کہ کافر ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے ۔

سورہ 8 : 67-69° (قتل جاری رکھو اور کسی کو قیدی نہ بناؤ جب تک زمین میں کثرت سے خون نہ بہا دو۔ تمھیں دنیا کے مال کیلیے نہیں لڑنا چاہیے ، لیکن اس دفعہ اللہ تمھاری غلطی معاف کرتا ھے ۔)

کسی پیغمبر کو شایان نہیں کہ اسکے قبضے میں قیدی رہیں جب تک (کافروں کو قتل کر کے) زمین میں کثرت سے خون نہ بہا دے۔

[حتمی مقصد ملاحظہ فرمائیں!]

[یوسف علي : " ایک عام جنگ علاقے یا تجارت، انتقام یا فوجی برتری کیلیے ہو سکتی ھے - تمام اس دنیا کی عارضی چیزیں ہیں ، اسطرح کی جنگ کی مذمت کی گئی ھے ۔ لیکن جہاد سخت شرائط کے تحت صادق امام کی سربراہی میں ، خالصتاً ایمان اور اللہ کی شریعت کے دفاع کے لیے لڑا جاتا ھے ۔ پس تمام دنیاوی محرکات کو سختی سے خارج کر دیا ھے - قیدیوں سے تاوان کی شکل میں نفع کی لالچ کی کوئی جگہ ایسی جنگ میں نہیں ھے ۔ اسی وقت یہ بھی کہا گیا ، اگر پہلے ہی بھاری جانی نقصان ہو چکا ہو تو قیدی بنائے جا سکتے ہیں، اور یہ امام کی صوابدید پر ھے کہ کس وقت ان کوآزاد کرنا محفوظ ھے اور چاھے رہائی مفت ہو یا ضمانت پر یا سزا کے طور پر جرمانے کے بدلے ۔ تباہی اور انسانوں کو ذبح کرنا ،ایک نرم مزاج محمد کیلیے ناگوار تھا ، لیکن اسکے باوجود یہ ناگزیر تھا جہاں برائی نے بھلائی کو دبانے کی کوشش کی . . . جنگ بدر میں ستر مشرکین قیدی بنائے گئے تھے، اور یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ان سے تاوان لیا جائے ۔ جبکہ لڑائی کے عمومی اصول ، قیدی بنانے کے مقصد کیلیے لڑانا تاکہ تاوان وصول کیا جا سکے کی مذمت کی گئی ھے، اس عمل کو خاص طور پر اس موقع پر منظور کیا گیا ۔ "]

تم لوگ دنیا کے مال کے طالب ہو۔ اور اللہ آخرت (کی بھلائی) چاہتا ھے۔ اور اللہ غالب حکمت والا ھے ۔ اگر اللہ کا حکم پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو جو (فدیہ) تم نے لیا ھے اسکے بدلے تم پر بڑا عذاب نازل ہوتا ۔ پس جو مال تمہیں غنیمت میں حلال اور طیب ملا ھے اسے کھاؤ اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ھے ۔ [یوسف علي : " اگرچہ کسی دنیوی نفع کی غرض جو فاتح مسلمان فوج میں سے بعض کے ذہنوں میں ہو سکتی ھے, ایک سخت سزا کے لائق عمل کے طور پر مذمت کی گئی ھے، لیکن جو حقیقت میں واقعہ رونما ہوا اسے اللہ کی پہلے سے مقرر کردہ منصوبہ بندی سے منسوب کیا گیا ۔ بنائے گئے قیدیوں کے درمیان ایسے لوگ تھے ... جو بعد میں مسلمان بن گئے ... تمام قیدیوں کے معاملے میں ، اگر انکے دل میں کوئی بھی اچھائی تھی ، انکی اپنی اسلام کے خلاف جنگ اور انکی گرفتاری انکو اسلام کی نعمت کیطرف لیے گئی ۔ اسطرح اللہ کی منصوبہ بندی نے ایک شاندار انداز میں کام کیا اور بظاہر نظر آنے والی برائی سے اچھائی کو تخلیق کیا ۔ "]

<u>سورہ 8 : 70 ، 71°</u> (قیدیوں سے کہو اگر وہ چاہیں تو انکو اسلام کی نعمت مل سکتی هے اور اگر وہ نہ چاہیں تو انکے اوپر طاقت اللہ کیطرف سے دی گئی هے ۔)

اے نبی! جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ تمہارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا تو تمہیں اس سے بہتر دے گا جو تم سے لیا گیا هے اور تمہیں بخشے گا اور اللہ بحشنے والا مہربان هے ۔
[یوسف علي : " انکی پچھلی دشمنی کے باوجود اللہ انہیں اپنی رحمت سے بخش دے گا اگر انکے دل میں کوئی اچھائی ہوئی ، اور جو کچھ بھی انہوں نے کھو دیا هے اس سے کہیں زیادہ تحفہ دے گا ۔ یہ تحفہ اپنی سب سے اعلی شکل میں اسلام کی نعمت ہو گی ... "] **اور اگر یہ لوگ تم سے دغا کرنا چاہیں گے تو یہ پہلے ہی اللہ سے دغا کر چکے ہیں تو اللہ نے انکو (تمہارے) قبضہ میں کردیا۔ اور اللہ سب کچھ جانتا اور حکمت والا هے ۔** [یوسف علي : " اگر جنگی قیدیوں سے جو ہمدردی کی جائے وہ آزاد ہونے کے بعد اسکا برا استعمال کریں ، تو یہ بات ہمدردی ظاہر کرنے والوں کیلیے حوصلہ شکنی کی نہیں هے ۔ ... مومنوں نے اسطرح رحم دکھا کر اپنا فرض پورا کیا هے جیسا کہ وہ جنگ کے حالات میں کر سکتے ہیں ۔ ان کیلیے ' اللہ کافی هے ' "]

<u>سورہ 8 : 72°</u> (لڑنے والے اور مدد کرنے والے اللہ کیلیے کوشش کرنے میں آپس میں بھائی بھائی ہیں ۔)

جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے ، [مکہ چھوڑ کر مدینہ چلے گئے] **اور ایمان کیلیے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑے اور وہ جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) پناہ دی اور انکی مدد کی وہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق اور مُحافِظ ہیں۔** [یوسف علي : " یہ اِشارہ ان لوگوں کیطرف هے جنھوں نے رضاکارانہ طور پر اپنے قائد کیساتھ مکہ سے ہجرت اختیار کی ، اور انکے مدینہ میں اچھے دوست ، جنھوں نے انکو پناہ دی اور انکی ہر طرح سے مدد کی اخلاقی اور مالی ۔ رسول پاک کی کرشماتی شخصیت کیوجہ سے یہ دو گروہ خونی بھائیوں کی طرح بن گئے ، اور اسطرح وہ وراثت کے معاملات میں خونی بھائیوں کیطرح سمھجے جاتے جب تک وہ اپنے دوستوں اور خُونی رشتہ داروں سے قَطَع تعلق تھے ۔ "]

سورہ 47 : 4-6 ، 15° (انکی گردنیں کاٹ دو اور انکو کچل دو ۔ اسکے بعد سخی ہو جاؤ ۔ شہیدوں کو جنت ملے گی جہاں پانی ، دودھ ، شراب ، اور شہد کی نہریں ہیں اور اسکے ساتھ پھل بھی)

جب تم کافروں سے بھڑ جاؤ تو انکی گردنیں مارو ۔ [یوسف علي : " جب ایک بار جنگ (جہاد) میں داخل ہوگئے تو اسے انتہائی قوت کے ساتھ لڑو اور تمہارے حملوں کا مرکز دشمن کے سب سے زیادہ اہم مقامات ہوں ، دونوں طرح سے اصطلاحاً اور لفظی طور پر ۔ آپ بچگانہ ہاتھوں کے ساتھ جنگ نہیں لڑ سکتے۔ "]
یہاں تک کہ جب انکو خوب قتل کر چکو تو (جو زندہ پکڑے جائیں انکو) مضبوطی سے قید کر لو ۔ [یوسف علي : " پہلے آغاز میں لازمی طور پر دشمن کا بہت بڑا جانی نقصان ہونا چاہیے ، لیکن جب دشمن کو خوب مار چکو ، یعنی جہاد میں، جب یہ امکان نہ رھے کہ وہ دوبارہ حق کے خلاف ظلم و ستم کرے گا ، تو اسے قابو میں لانے کیلیے سخت انتظامات کیے جائیں ... دوسرا اسکا مطلب، ان الفاظ کی صورت میں لیا ھے ' دشمن کوتعداد میں کافی کم کر دینے کے بعد قیدی بنایا جا سکتا ھے ۔' "]
اسکے بعد یا تو احسان [یوسف علي : " مطلب قیدیوں کو تاوان لیے بغیر چھوڑ دینا۔ "] **رکھ کر چھوڑ دینا چاہیے یا تاوان لے کریہاں تک کہ لڑانے والے ہتھیار ڈال دیں یہ (حکم الہی) ھے اگر اللہ چاہتا تو خود ہی ان سے بدلہ لے لیتا، لیکن اس نے (تم کو لڑوایا) کسی دوسرے کے ساتھ ، تاکہ تمہاری آزمائش کرے لیکن جو لوگ مارے** [یوسف علي : " یہاں قرآن کے نسخوں میں دو متبادل الفاظ موجود ہیں ، (1) قَتَلُوْ ، 'لڑائی کرنے والے' اور (2) قُتِلُوو ' جن لوگوں کو قتل کیا جائے ۔ "] **گئے اللہ کی راہ میں ، وہ انکے عملوں کو ہرگز ضائع نہ کرے گا ۔ وہ جلد انکی رہنمائی فرمائے گا اور انکی حالت درست کرے گا ۔ اور انکو اس جنت**
[یوسف علي : " وحی میں نعمتوں کی حالت کو بیان کیا گیا ھے جو ان لوگوں کیلیے ہیں جو اللہ کی مدد کرتے ہیں ۔ "] **میں داخل کرے گا جس کا اس نے ان کیلیے اعلان کر رکھا ھے . . . جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ھے اسکی صفت یہ ھے کہ اسمیں پانی کی نہریں ہیں جو بو نہیں کرے گا اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلے گا اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کیلیے سراسر لذت ھے اور صاف و شفاف شہد کی نہریں ہیں ، اور وہاں ان کیلیے ہر قسم کے پھل ہیں اور انکے پروردگار کیطرف سے بخشش .**

سورہ 3 : 152° (جنگ احد 625 ء میں تین جنگوں میں سے دوسری جنگ تھی جو قریش کے خلاف لڑی گیئں اللہ نے دشمن کو بڑی تعداد میں قتل کَرنے کی اجازت دی لیکن اہلِ ایمان دنیاوی مال کے لالچ میں اللہ کے امتحان میں ناکام ہو گئے - پھر بھی اللہ نے انکو معاف کیا -)

اور اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اس وقت جب تم کافروں کو اسکی اجازت سے نیست و نابود کرنے والے تھے ، یہاں تک کہ جب ہم نے تمہیں وہ چیز (مالِ غنیمت) دکھا دی جس کا تم لالچ رکھتے تھے تو تم پیچھے ہٹ گئے اور (رسول کے) حکم کے بارے میں آپس میں جھگڑا کَیا اور اسکی نافرمانی کی - تم میں سے بعض دنیا کے شَدید خَواہش مند ہیں اور بعض آخرت کے طالب اس وقت اللہ نے تمہیں ان سے پھیر دیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے - البتہ اس نے تمہیں معاف کردیا ھے اور اللہ ایمانداروں کیلیے بڑا خیر خواہ ھے -
[يوسف علي : " احد ابتدا میں مسلمانوں کیلیے ایک فتح تھی - بہت سے دشمن مارے گئے، اور وہ بھاگ رھے تھے جب مسلمانوں کا ایک گروہ ، احکامات کے خلاف ، مالِ غنیمت ملنے کے امکانات کے تعاقب میں بھگا - پہلے یہ نافرمانی خوشگوار لگی - وہ دشمن کا تعاقب کر رھے تھے اور وہاں مالِ غنیمت ملنے کا امکان تھا - لیکن جب اس خلا کو دشمن نے دیکھا ، تو انھوں نے پہاڑی کے پاس صف بندی کر لی اور تقریباً مسلمانوں پر غالب آ گئے - اگر اللہ کا فضل اور انکے اپنے قائد اور اسکے قریبی صحابہ کی بہادری نہ ہوتی ، تو وہ ختم ہوچکے ہوتے - "]

سورہ 3 : 157 ، 165-167 ، 169-171 ، 195° (شہیدوں کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور وہ جنت میں جاتے ہیں ، اور اسکے ساتھ وہ اپنے پیچھے رہ جانے والے پیاروں کیلیے فخر اور امن لاتے ہیں - اہلِ ایمان جنگ میں ہارتے ہیں جب وہ حکم نہیں مانتے اور پوری کوشش نہیں کرتے -)

اگر تم اللہ کی راہ میں [اس پراگراف کا عام طور پر مطلب جہاد کرنا ہوتا ھے] **مارے جائو یا مر جائو تو اللہ کی مغفرت و رحمت ان ساری چیزوں سے زیادہ بہتر ھے جنہیں یہ لوگ** [کفار] **جمع کرتے ہیں . . . کیا جب تمہیں ایک تکلیف پہنچی حالانکہ تم تو اس سے دو گنا تکلیف** [اپنے دشمنوں کو] **پہنچا چکے ہو تو کہتے ہو یہ کہاں سے آئی کہہ دو یہ تکلیف تمہیں تمہاری طرف سے پہنچی ھے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ھے - جو مصیبت تم پر دونوں جماعتوں کے مقابلے کے دن واقع ہوئی سو اللہ کے حکم سے واقع ہوئی اور یہ اس لیے تھی تاکہ اللہ معلوم کرلے ایمان والوں کو** [يوسف علي : " اگر غزوہ احد مسلمانوں کیلیے ایک

شکست تھا، تو وہ بدر میں مکہ والوں کو اس سے دو گنا شکست دے چکے تھے ۔ یہ شکست اللہ کی مرضی کے بغیر نہیں تھی ، کیونکہ اللہ اسلام کی پیروی کرنے والوں کا امتحان اور انکے عقیدے کو پاک کرنا چاہتا تھا ، اور انہیں یہ بتانا چاہتا تھا کہ وہ اللہ کی مدد کے مستحق بننے کیلیے وہ لازماً کوشش اور کچھ انکے اختیار میں ھے کریں ۔ اگر انھوں نے احکامات کی نافرمانی کی اور نظم و ضبط کو نظر انداز کیا ، تو وہ لازماً تباہی کو اپنے ساتھ منسلک کریں اور نہ کہ اللہ کے ساتھ ۔ "] **اور منافقوں کو بھی ۔ اور جب ان سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کے راستے میں جنگ کرو یا کم از کم (دشمنوں کو اپنے شہر سے) نکال دو تو کہنے لگے کہ اگر ہم کو لڑائی کرنا آتی ہوتی تو ہم ضرور تمہارا ساتھ دیتے ۔** [يوسف علي : " "... انھوں نے احتیاط کا مشورہ دیا ۔ ۔ ۔ بزدلی کے علاوہ کُچھ بھی نہیں ...... جس کی انھوں نے خواہش وہ علاقے کے لوگوں کیلیے اچھی نہیں تھی ...... جب دوسرے اپنی ذات کی قربانی دے رہے تھے وہ آرام اور خوبصورت الفاظ کہہ رھے تھے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رھے تھے ...... انھوں نے ظاہر کیا کہ وہ لڑائی کے بارے کچھ نہیں جانتے اور اپنے عقیدہ اور نصب العین کے دفاع کیلیے اپنے دیندار بھائیوں کو چھوڑ دیا ۔ "] **۔ ۔ ۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں انہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق پا رھے ہیں ۔** [يوسف علي : " موت کے راستے سے وہ سچی حقیقی زندگی میں داخل ہوتے ہیں ، اسکے سایہ کے برخلاف جو یہاں ھے ۔ ہماری جسمانی زندگی جسمانی غذا کے ساتھ قائم ھے، اور اسکی مسرتیں اور لذتیں زیادہ سے زیادہ وہ ہیں جو اس مادی دنیا کی سکرین پر سمِٹی ہیں ۔ انکی حقیقی زندگی ناقابلِ بیان اللہ کی موجودگی اور اس سے قربت کے ساتھ قائم ھے ۔ "]
جو کچھ اللہ نے انکو اپنے فضل سے بخش رکھا ھے اسمیں خوش ہیں بانسبت انکے جو لوگ ان سے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہو سکے ان پر نہ کچھ خوف ھے اور نہ وہ غمناک ہوں گے ۔
[يوسف علي : " شہید نہ صرف ان نعمتوں پر خوش ہیں جو انہوں نے خود حاصل کیں ہیں بلکہ جو پیارے وہ پیچھے چھوڑ گئے انکے خیالات میں ہیں ۔ یہ انکا فخر ھے کہ انھوں نے اپنے پیاروں کو خوف ، غم ، ذلت اور دُکھ ، سے اس زندگی میں محفوظ کر لیا ھے اس سے بھی پہلے کہ وہ آخرت کی نعمتوں میں حصہ بانٹنے کیلیے آئیں ۔ "]
وہ اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رھے ہیں اور اس سے کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ۔ ۔ ۔ جن لوگوں نے میری خاطر اپنے وطن چھوڑے اور جو میری راہ میں اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور میرے لیے لڑے اور مارے گئے انکے سب قصور میں معاف کر دوں گا اور انہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جنکے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ انکی جزا ھے اللہ کے ہاں ، اور بہترین جزا اللہ ہی کے پاس ھے ۔

سورہ 61 : 4 ، 11-13° (اللہ ان سے محبت کرتا ھے جو اس کیلئے بلا
جھجھک اپنے پاس میسر ہر چیز کے ذریعے لڑتے ہیں ۔ وہ انکو جلد فتح ، گناہوں کی
معافی اور جنت میں داخل کرے گا ۔)

بے شک اللہ تو انکو پسند کرتا ھے جو اسکی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں . . . تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے یہی تمہارے لیے بہتر ھے اگر تم جانو ۔ وہ تمہارے لیے تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں بہشتوں میں داخل کرے گا جنکے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ، اور ہمیشگی کے باغوں میں بہترین گھروں میں یہ بڑی کامیابی ھے ۔ اور وہ دوسری چیز جو تم چاہتے ہو ، وہ بھی تمہیں دے گا ، اللہ کیطرف سے نُصرت اور جلد فتحیابی ۔ اے نبی ، اہلِ ایمان کو اسکی بشارت دے دو ۔

[یوسف علي : " اعلی ترین کامیابی کا پہلے ہی ذکر کیا جا چکا ھے ، یَعنی اللہ کے حضور ہمیشگی کے باغات ہیں ۔ لیکن ان آدمیوں کو سمجھنے کیلیے جن کو یہ بہت بعید یا تصوراتی لگتا ھے جو اعلی درجے کے روحانی نہیں ہیں ، دوسری قسم کی علامت یا استعارے کا ذکر کیا گیا ھے جو ان آدمیوں کو جنھوں نے پہلے یہ پیغام سنا وہ بیک وقت اچھی طرح سمجھ سکیں ۔ ' جس سے تم محبت کرتے ہو '؛ یَعنی ،: مدد اور فتح ۔ ایک نیک مقصد کیلیے تمام جانفشانی کے بدلے ہمیں اللہ کی مدد ملتی ھے اور اسکے باوجود کہ بہت سی مشکلات ہمارے خلاف ہوں ، ہمیں اللہ کی مدد سے فتح کا یقین ہوتا ھے -]

[اس بات کو مدِنظر رکھا جائے کہ جنت کی نعمتوں کی مزید تفصیلات پہلے کی ابتدائی مکی سورتوں میں دی جا چکیں تھیں ۔ اسکی ایک مثال **سورہ 55:52-58°** ھے ۔

"ان میں سب پھل دو دو قسم کے ہوں گے . . . وہ ایسے قالینوں پر ٹیک لگا کر بیٹھیں گے جن کا استر دبیز ریشم کا ہو گا ۔ باغوں کے پھل قریب (اور پہنچنے کیلیے آسان) ہوں گے... ان میں پاکیزہ ، نیچی نگاہ والی کنواری عورتیں ہوں گی جن کو ان سے پہلے کسی انسان یا جن نے نہیں چھوا... جیسے یاقوت اور مرجان ۔ "
یوسف علي نے اپنی وضاحت میں کہا ھے کہ جنت کی تفصیلات علامتی ہیں اور یہ کہ ، " جسمانی جنسی تعلقات کی جنت میں قطعاً کوئی جگہ نہیں ھے۔ "]

سورہ 4 : 74-78° (انعام ھے ان کیلیے جو شیطان کے خلاف لڑتے ہیں ، لیکن بزدلوں کیلیے نہیں -)

سو اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیے ان لوگوں کو جو دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے بیچتے ہیں -[یوسف علي : " یہ ہر ایک کیلیے نہیں - کم از کم بزدل اور ڈَرپوک افراد کیلیے نہیں - جو اللہ کی راہ میں جہاد کیلیے موزوں ہیں - ایسا کرنے پر انکے لیے ایک خوش قسمتی ھے، اور جو لوگ اس خوش قسمتی کو سمجھتے ہیں وہ اس زندگی کے تمام مفادات اور اس زندگی کی قربانی کیلیے تیار ہیں - "] **اور جو کوئی اللہ کی راہ میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب رھے -** [یوسف علي : " غور کریں کہ یہاں پر واحد متبادل موت یا فتح ہیں! سچا مُجاہد کسی شکست کو نہیں جانتا - "] **ہم عنقریب اس کو بڑا اجرِ دیں گے - اور کیا وجہ ھے کہ تم اللہ کی راہ میں نہیں لڑتے اور ان بےبس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر جو کہہ رھے ہیں اے پروردگار ہم کو اس شہر سے جسکے رہنے والے ظالم ہیں نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی اور مددگار کھڑا کردے -**

[یوسف علي : " مکہ کو دوبارہ فتح کرنے سے پہلے ، بہت زیادہ ایذا رسائی میں ،جو غم ، دھمکیاں ، ظلم و ستم بَرداشت کیا جن کا ایمان اٹل تھا - محمد کی زندگی اور انکے پیروکاروں کی زندگیوں کو دھمکیاں دی گیئں - انکا مذاق اُڑایا گیا ، زدوکوب کیا گیا اور مارا پیٹا گیا - جو دشمن کے زیر تسلط تھے انکو زنجیروں میں باندھ دیا گیا اور قید کیا گیا - دوسروں کا بائیکاٹ کیا گیا اور تجارتی ، کاروباری اور سماجی تعلقات ختم کر دیے گئے - حتٰی کہ وہ اپنی غذا خرید یا اپنے مذہبی فرائض سر انجام نہیں دے سکتے تھے - یہ ظلم و ستم ہجرت (مدینہ کیطرف سفر) کے بعد پیچھے رہ جانے والے مومن غلاموں، عورتوں اور بچوں پر چوگنا کر دیا گیا تھا - انکی اللہ سے محافظ اور مددگار کیلیے پکار کا جواب دیا گیا جب منتخب کیا گیا محمد ، آزادی اور امن مکہ میں دوبارہ لایا - "]

جو مومن ہیں سو وہ تو اللہ کیلیے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ طاغوت (سرکش) کیلیے لڑتے ہیں سو تم شیطان کے مدد گاروں سے لڑو - شیطان کی چالیں حقیقت میں نہایت کمزور ہیں - کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکواۃ دو پھر جب انہیں لڑنے کا حکم دیا گیا اس وقت ان میں سے ایک جماعت لوگوں سے ایسا ڈرنے لگی جیسا اللہ کا ڈر ہو یا اس سے بھی زیادہ ڈر ، اور کہنے لگے اے ہمارے رب تو نے ہم پر لڑنا کیوں فرض کر دیا ؟ تھوڑی مدت اور ہمیں کیوں

مہلت نہ دی ؟ ان سے کہہ دو کہ دنیا کا فائدہ بہت تھوڑا ھے اور آخرت پرہیزگاروں کیلیے بہتر ھے اور دھاگے برابر بھی تم سے بے انصافی نہیں کی جائے گی ۔ تم جہاں کہیں ہو گے موت تمہیں پا لے گی اگرچہ تم مضبوط اور اونچے قلعوں میں ہو ۔

[یہ عبارت واضح طور پر بیان کرتی ھے کہ پہلے مکہ میں انہیں پیچھے ہٹ جانے اور نہ لڑنے کا کہا گیا تھا اور بعد میں انہیں لڑنے کا حکم دیا گیا ۔]

سورہ 4 : 84 ، 88 ، 89° (لڑو اور اہلِ ایمان کو لڑنے کی ترغیب دو ۔ منافقوں کے ساتھ نہ ملو بلکہ اگر وہ تم سے بھاگیں یا تمھارا ساتھ چھوڑ دیں تو انکو گرفتار اور قتل کر دو ۔)

اللہ کی راہ میں لڑو تم صرف اپنی ذات کیلیے ذمہ دار ہو اور مومنوں کو بھی ترغیب دو قریب ھے کہ اللہ کافروں کی لڑائی کا زور توڑ دے ۔ اللہ لڑائی اور سزا میں سب سے طاقتور ھے ۔

کیوں تم منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو رھے ہو ؟ اللہ نے انکے (برے) اعمال کے سبب سے انہیں الٹ دیا ھے ۔ . . . . ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب تک وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کر کے نہ آ جائیں پھر اگر وہ اس بات کو قبول نہ کریں تو جہاں پاؤ انہیں پکڑو اور قتل کر دو

[يوسف علي : " جب احد میں منافقوں کی فرض سے دَست برداری اسلامی تحریک کی تقریباً تباہی کیوجہ بنی تو مدینہ کے مسلمانوں میں منافقوں کے خلاف عظیم احساس تھا ۔ ایک جماعت انکو تہہ تیغ کرنا چاہتے تھے ۔ دوسرے انہیں اکیلا چھوڑ دینا چاہتے تھے ۔ اصل حِکمَتِ عَملی نے دونوں انتہاؤں سے گریز کیا.. انہیں اچھا بننے کا ایک موقع دیا گیا ۔ اگر وہ اسلامی تحریک کیلیے قربانی دیتے ('حرام چیزوں کو چھوڑ دیتے') ، اپنے اخلاق کی سابقہ بزدلی کی صفائی اور انکا اخلاص انہیں حقدار بناتا کہ انہیں واپس قبول کر لیا جائے ۔ اگر وہ مسلم جماعت کو پھر چھوڑ دیتے تو انکے ساتھ دشمنوں جیسا سلوک کرتے تھے۔ "]

سورہ 4 : 90 ، 91° (دو طرح کے مُرتدِوں کے ساتھ نَرَم دِلی کی جا سکتی ھے ۔)

مگر جو لوگ ایسے لوگوں سے جا ملے ہوں جن میں اور تم میں (صلح کا) عہد ہو یا اس حال میں کہ انکے دل تمہارے ساتھ یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے دلبرداشتہ ہوں تمہارے پاس آجائیں

[يوسف علي : " یہ استثنی ' انہیں پکڑو اور انکو قتل کرو ' ، بار بار فرض سے دَست
برداری کیلیے موت کی سزا کے حوالے سے ھے ۔ باوجود اسطرح کی فرض سے دَست
برداری کے بعد بھی دو صورتوں میں استثناء دیا گیا ھے ۔ جہاں بھگوڑا ایک ایسے
قبیلے سے پناہ لے جنکے ساتھ امن اور دوستی کا معاہدہ تھا ... دوسری صورت میں
استثناء ایسے شخص کیلیے جو اپنے دل سے کبھی بھی اسلام کے خلاف ہتھیار اٹھانا نہیں
چاہتا ھے اگرچہ وہ اسلامی افواج میں شامل ہو کر ایک مخالف قبیلے (شاید اسکا اپنا)
جو اسلام کے خلاف لڑائی کر رہا ھے ، کے خلاف لڑنے کی خواہش نہیں رکھتا ۔ "]

اور اگر اللہ چاہتا تو انکو تم پر غالب کردیتا تو وہ تم سے ضرور لڑتے پھر اگر وہ تم سے (جنگ کرنے سے) کنارہ کشی کریں اور لڑیں نہیں اور تمہاری طرف صلح (کا پیغام) بھیجیں اللہ نے ایسے لوگوں پر تمہارے لئے (دست درازی کرنے کی) کوئی راہ نہیں رکھی ھے ۔ تم کچھ اور لوگ ایسے بھی پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امین میں رہیں ۔ جب کبھی وہ فساد کیطرف لوٹائے جاتے ہیں تو اسمیں کود پڑتے ہیں

[يوسف علي : " دو طبقات کے برعکس جنکے ساتھ رحمدلی کی جا سکتی ھے ، ایک
طبقہ ایسا ھے جو خائن اور خطرناک ھے اورانہیں نہیں چھوڑا جا سکتا ھے ۔ وہ آپ کے
اعتماد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہر وقت دشمنوں کے اعتماد میں ہوتے
ہیں ۔ ہر بار جب انہیں موقع ملتا ھے تو وہ دوہری چال چلنے کی بھرپور کوشش کرتے
ہیں ۔ "] **پھر اگر وہ تم سے (لڑنے سے) کنارہ کشی نہ کریں اور نہ تمہاری طرف (پیغام) صلح بھیجیں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کردو اور ان پر ہاتھ اٹھانے کیلیے ہم نے تمہیں کھلی حجت دے دی ھے ۔**

سورہ 4 : 95 ، 96° (اللہ انکو بلند درجہ اور انعام دیتا ھے جو اللہ کی راہ میں کوشش اور لڑائی کرتے ہیں ۔)

مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو کسی معذوری کے بغیر گھر بیٹھے رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں ، دونوں کی حیثیت یکساں نہیں ھے۔ اللہ نے بیٹھنے والوں کی بہ نسبت جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا درجہ بڑا رکھا ھے۔ اگرچہ ہر ایک کیلیے اللہ نے بھلائی ہی کا وعدہ فرمایا ھے ، مگر اللہ نے لڑنے والوں کو بیٹھنے والوں سے اجر عظیم میں

زیادہ کیا ھے ۔ ان کیلیے اللہ کیطرف سے بڑے درجے اور مغفرت اور رحمت ھے اور اللہ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ھے ۔

[یوسف علي : " اسطرح کی ذاتی قربانی کا خصوصی اجر بلند روحانی درجہ اور خاص بخشش اور رحمت کی اللہ کیطرف سے براہ راست قبولیت اور محبت ھے ۔ "]

سورہ 4 : 100° (انکے لیے یقینی انعام ھے جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں ۔)

جو شخص اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ جائے ، وہ زمین میں بہت سی وَسیع و کُشادہ پناہ گاہیں پائے گا اور اگر وہ اللہ اور اسکے رسول لیے گھر سے باہر مہاجر کے طور پر مارا جائے ، تو اسکا انعام اللہ کے ذمے واجب اور یقینی ہوچکا اور اللہ بار بار بخشنے والا اور بہت مہربان ھے ۔

سورہ 33 : 25-27° (اللہ نے مسلمانوں کو اس قابل کیا کہ وہ دونوں بت پرستوں اور یہودیوں کو جو انکی مدد کر رھے تھے کو مدینہ کے خلاف تیسری اور آخری جنگ میں شکست دے سکیں ، جیسے جنگِ خندق کہا جاتا ھے 627 ء میں ۔)

اور اللہ نے کافروں کو انکے غصہ میں بھرا ہوا لوٹایا ۔ وہ کچھ بھلائی حاصل نہ کر سکے ، اور مومنین کی لڑائی کیلیے اللہ ہی کافی ھے ۔ اور اللہ طاقت ور غالب ھے ۔ اور اہل کتاب میں سے جنہوں نے انکی مدد کی تھی انکو انکے قلعوں سے اُتار دیا اور انکے دلوں میں دہشت ڈال دی بعض کو تم نے قتل کر دیا اور بعض کو تم نے قید کر لیا ۔ اور انکی زمینوں اور انکے گھروں اور انکے مالوں کا تمہیں مالک بنا دیا اور زمین کا جس پر تم نے پہلے کبھی قدم نہیں رکھا تھا اور اللہ ہر چیز پر قادر ھے ۔

سورہ 33 : 50° (تم اپنی بیویوں کے علاوہ جنگ میں قیدی بنائی گئی عورتوں کو رکھیل کے طور پر رکھ سکتے ہو ۔)

اے نبی ہم نے آپ کیلیے آپ کی بیویاں حلال کر دیں جنکے آپ مہر ادا کر چکے ہیں اور جنگی قیدی عورتوں میں سے وہ جو اللہ نے آپ کو دی ہیں اور تمہاری وہ چچا زاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد، اور خالہ زاد بہنیں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی ھے اور وہ مومن عورت جو بلاعوض اپنے آپ کو نبی کے حوالے کر دے بشرطیکہ نبی بھی اسے نکاح میں لینا چاھے۔ یہ رعایت خاص تمہارے (محمد ﷺ) لئے ھے، دوسرے مومنوں کیلیے نہیں، ہم کو وہ حدود

معلوم ہیں جو ہم نے انکی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں ان پر عائد کئے ہیں۔ (تمہارے لئے یہ خاص رعایت) اس لئے کی گئی ھے کہ تم پر کسی طرح کی تنگی نہ رھے، اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا اور ہمیشہ رحم کرنے والا ھے۔

[جیسا کہ اس آیت کے مطابق چچا زاد، پھوپھی زاد ، ماموں زاد ، اور خالہ زاد بہنوں کے حلال ہونے کی خصوصی رعایت محمدﷺ کیلیے ھے (یہاں ان بہنوں کے حلال ہونے کیلیے انکے ساتھ نکاح کے ضروری ہونے کا ذکر موجود نہیں ھے البتہ مسلمان اپنے نبی کی عزت بچانے کیلیے اپنی طرف سے کسی لفظ یا فقرے کا مطلب نکاح بنا لیں تو الگ بات ھے ۔) ، میں حیران اس بات پر ہوں کہ مسلمان اپنی چچا زاد ، پھوپھی زاد ، ماموں زاد ، اور خالہ زاد بہنوں سے شادی کسطرح کر لیتے ہیں جب انکو اسکی اجازت ہی نہیں ھے ؟

دوسری میرے لیے حیرت انگیز بات یہ ھے کہ یہ اللہ کیسا انصاف پسند ، بڑا ہی بخشنے والا اور ہمیشہ رحم کرنے والا ھے جو مومن عورتوں اور محمدﷺ کو آپس میں باہمی رضامندی سے جنسی عمل سے لطف اندوز ہونے کو تو حلال قرار دے لیکن جب عام مومن مرد اور عورتیں آپس میں باہمی رضامندی سے جنسی عمل سے لطف اندوز ہوں تو انکے لیے 70،70 کوڑوں اور سنگساری کی سزا مقرر کرے ؟]

<u>سورہ 22 : 58 ، 59°</u> (اچھا معاہدہ ھے انکو خوش کرنے والی جگہ داخل کرنے کا جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں ۔)

وہ لوگوں جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر قتل کیے گئے یا مر گئے ۔ انکو اللہ اچھا رزق دے گا۔ [يوسف علي : " تمام چیزوں کی فراہمی جو اس شخص کو ایک مکمل اور مستقبل کی خوشگوار زندگی سے آراستہ کرنے کیلیے ضروری ہیں اور میرے خیال میں اس زندگی میں رزق کی فراہمی اسکے وارثوں اور نزدیکی اور سجن لوگوں کیلیے ۔ "] **۔ بیشک اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ھے ۔**

وہ انکو ایسے مقام میں داخل کرے گا جسے وہ پسند کریں گے۔ اور اللہ سب جاننے والا ، بردبار ھے ۔

<u>سورہ 22 : 78°</u> (اللہ کی راہ میں خلوص اور حکم کی اطاعت کے ساتھ کوشش کرو ۔)

اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا جہاد کرنے کا حق ھے۔(خلوص نیت اور حکم کی اطاعت کے ساتھ)

سورہ 48 : 15-17° (جو لڑائی میں پیچھے رہتے ہیں انکو اللہ کیطرف سے سزا ملے گی - لنگڑا ، اندھا اور جو بیمار ہیں انکو مُعافِی ھے - جو لڑتے ہیں انکو انعام میں جنت دی جائے گی -)

جب تم لوگ غنیمتیں لینے چلو گے تو جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے وہ کہیں گے ہمیں بھی اجازت دیجیئے کہ آپ کے ساتھ چلیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے قول کو بدل دیں۔ [يوسف علي : " اب ایک اور محرک پیچھے رہ جانے والوں کے ذہنوں میں آتا ھے - حج کیلیے مکہ کے سفر میں جنگ کے مالِ غنیمت کا کوئی وعدہ نہیں کیا گیا تھا... جہاد کسی ذاتی فائدے یا مال کیلیے نہیں ھے... اسکے برعکس جہاد ، جنگ اور امن، میں اللہ کی راہ میں سخت کوشش ھے۔ "] **۔کہہ دو تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلنے پاؤ گے، اللہ نے پہلے ہی ایسا فرما دیا ھے۔ - پھر یہ کہیں گے کہ کہیں گے " نہیں ! بلکہ تم لوگ ہم سے حسد کرتے ہو - "(حالانکہ یہ بات حسد کی نہیں ھے) بلکہ یہ لوگ صحیح بات کو کم ہی سمجھتے ہیں -**

[يوسف علي : " صحرائے عرب کے لوگ لڑائی اور لُوٹنے سے محبت کرتے تھے، اور ایسے محرکات کو جنگ کیوجہ سمجھتے تھے - ایسا لگتا تھا کہ اعلی محرکات انکی نظر سے دور تھے - جاہل مردوں کی طرح انھوں نے معمولی محرکات یا حسد کے محرکات کو منسوب کیا اگر انہیں لُوٹنے کیلیے لڑائی کے بے ہودہ دائرے سے باہر رکھا گیا - "]

ان پیچھے رہ جانے والے بدوی عربوں سے کہہ دو کہ " عنقریب تمہیں ایسے لوگوں سے لڑنے کیلیے بلایا جائے گا جو بڑے زور آور ہیں تم کو ان سے جنگ کرنی ہوگی یا وہ مطیع ہو جائیں گے (اسلام لائیں گے) اس وقت اگر تم نے حِکمِ جہاد کی اطاعت کی تو اللہ تمہیں اچھا اجر دے گا ، اور اگرتم پھر اُسی طرح منہَ موڑ گئے جس طرح پہلے موڑ چکے ہو تو اللہ تم کو درد ناک سزا دے گا - [يوسف علي : " (جیسا کہ بعد ازاں فارسی اور بازنطینی جنگوں میں ہوا) وہاں حقیقی کافی دشوار اور اچھی طرح منظم افواج کے ساتھ لڑائی تھی - "] -

اگر اندھا اور لنگڑا جہاد کیلیے نہ آئے تو کوئی گناہ نہیں اور مریض بھی نہ آئے تو کوئی گناہ نہیں - اور جو کوئی اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرے گا تو اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جنکے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی - اور جو نافرمانی کرے گا اسے وہ درد ناک عذاب دے گا -

[يوسف علي : " وہاں شاید نہ کوئی لڑائی ہو اور نہ ہی مالِ غنیمت - لیکن جو کوئی امام صادق کی جہاد کیلیے کے پکار پر بہترین نظم و ضبط کے ساتھ اطاعت کرے گا اسے آخرت میں روحانی انعامات ملیں گے - "]

سورہ 48 : 22-24° (628 ء میں مسلمانوں نے مکہ میں حج کرنے کیلیے داخل ہونے کی کوشش کی ۔ انکو مکہ کی طاقتوں کیطرف سے مکہ کی سرحد پر روک دیا گیا ۔ کوئی لڑائی نہیں ہوئی لیکن دونوں گروہوں کے درمیان ایک مُعاہدہ ہوا جسے مُعاہِدہِ حدیبیہ کہتے ہیں ، جسکے مطابق دس سالہ جنگ بندی کے بدلے مسلمانوں کو اگلے سال حج کرنے کی اجازت دی جائے گی ۔)

اگر تم سے کافر لڑتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے تو پھر وہ کسی کو نہ مُحافِظ پاتے اور نہ مددگار ۔ (یہی) اللہ کی(منظور شدہ) عادت ھے جو پہلے سے چلی آتی ھے ۔ [: " اس پیرا گراف کا موازنہ سورہ 33 : 61 ، 62 سے کیا جائے تو یہ یوسف علي کی رائے ھے کہ یہ ان ہدایات کیطرف اشارہ ھے جو بنی اسرائیل کو Deuteronomy میں مقدس سرزمین میں رہنے والی اقوام کی تباہی یا بے دخلی کے بارے میں دی گئیں ۔ "] **اور تم اللہ کی عادت کبھی بدلتی نہ دیکھو گے ۔ اور وہی تو ھے جس نے وادی مکہ میں انکے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے ۔ اسکے بعد اس نے تم کو ان پر فتح دی ۔**

سورہ 48 : 29° (مسلمان کافَروں کے خلاف لڑتے ہیں لیکن آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرتے ہیں ۔)

محمد ﷺ اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ انکے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں سخت ہیں اور آپس میں رحم دل [یوسف علي : " اللہ کے جاں نثار شیطان کے خلاف نہ ختم ہونے والی جنگ جاری رکھتے ہیں لیکن اپنے لیے اور اپنی-برادری کیلیے خاص طور پرجو کمزور ہیں وہ انکساری والے اور رحمدلانا ہیں ۔ "]

سورہ 66 : 9° (کافَروں اور منافقوں کے خلاف لڑو ۔)

اے پیغمبر! کافروں اور منافقوں سے لڑو اور ان پر سختی کرو۔ انکا ٹھکانا دوزخ ھے۔ اور وہ ایک بہت بری جگہ ھے ۔

سورہ 49 : 15° (سچے اہلِ ایمان اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں ۔)

مومن تو صرف وہ ہیں جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لائے پھر کبھی شک میں نہ پڑے اور اللہ کی راہ میں مال اور جان سے لڑے۔

چوتھا مرحلہ : (فاتح مکہ کے بعد)

کافروں اور یہود و نصاریٰ کیلیے قتل اور جارحانہ جنگ کا حکم دیا گیا :

[مسلمانوں نے طاقت کا حصول جاری رکھا یہاں تک کہ مکہ کو فتح کر لیا (630 ء میں) - زیادہ تر کافروں نے ہتھیار ڈال دیئے اور مسلمان ہو گئے - تو محمد اور انکے پیروکاروں شہر پر قبضہ کرنے کے قابل ہو گئے اور وہاں کعبہ میں موجود 360 بتوں کو صاف کیا - اس موقع پر ایک نیا حکم ، نئی صورت حال کو موزوں بنانے کیلیے دیا گیا - اس وقت تک یہ واضح ہو گیا تھا، کہ یہودی اور عیسائی محمد کا نبی ہونے کا دعویٰ قبول نہیں کریں گے - لہٰذا دشمنوں کی فہرست میں اب سب نہ ماننے والوں کو شامل کر لیا گیا ، کافروں (بت پرستوں) کے ساتھ ساتھ یہودیوں اور عیسائیوں کو بھی شامل کر دیا گیا - اب یہ صرف دفاعی جنگ نہیں بلکہ تمام نہ ماننے والوں کے خلاف جارحانہ جہاد کا حکم دیا گیا - چونکہ یہ جہاد کے بارے میں قرآن مجید کی آخری تعلیم ھے، اس لیے یہ آج بھی نافذالعمل ھے -]

سورہ 9 : 1-6° (ان کافروں کے ساتھ تمام معاہدوں کو ختم کر دو جنھوں نے انکو پورا نہیں کیا اور انکو چار مہینوں کی مہلت دے دو - لیکن باقی بت پرستوں کے ساتھ معاہدوں کو مقررہ وقت تک برقرار رکھو - مستقبل میں کافروں کے ساتھ کوئی مزید معاہدے نہ کرو ،مگر اسلام قبول نہ کرنے والوں کو قتل کر دو)

اب اللہ اور اسکے رسول کیطرف سے مشرکوں سے جن سے تم نے عہد کر رکھا تھا بیزاری (اور جنگ کی تیاری) ھے -

[يوسف علي : " یہاں بنیادی مخاطب مکی اور بُت پرست تھے - "]

تو (مشرکو تم) زمین میں چار مہینے چل پھر لو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے- اور یہ بھی کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ھے -

اور حج اکبر کے دن اللہ اور اسکے رسول کیطرف سے لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ھے کہ اللہ مشرکوں سے بیزار ھے اور اسکا رسول بھی (ان سے دستبردار ھے)- پس اگر تم توبہ کرلو تو تمھارے حق میں بہتر ھے- اور اگر نہ مانو

(اور اللہ سے مقابلہ کرو) تو جان رکھو کہ تم اللہ کو ہرا نہیں سکو گے اور (اے پیغمبر) کافروں کو دکھ دینے والے عذاب کی خبر سنا دو -

البتہ جن مشرکوں کے ساتھ تم نے عہد کیا ہو اور انہوں نے تمہارا کسی طرح کا قصور نہ کیا ہو اور نہ تمہارے مقابلے میں کسی کی مدد کی ہو تو جس مدت تک انکے ساتھ عہد کیا ہو اسے پورا کرو۔ (کہ) اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ھے ۔

جب عزت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کر دو اور پکڑلو اور گھیر لو اور ہر گھات کی جگہ انکی تاک میں بیٹھے رہو۔ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے لگیں تو انکی راہ چھوڑ دو۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ھے ۔

اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ کا خواستگار ہو تو اسکو پناہ دو یہاں تک کہ کلام اللہ سننے لگے پھر اسکو امن کی جگہ واپس پہنچا دو۔ اس لیے کہ یہ بے خبر لوگ ہیں ۔

سورہ 9 : 11 ، 12 ، 14 °15 (جو کافر اسلام قبول کر لیں وہ تمھارے مسلمان بھائی ہو گئے ۔ وہ لوگ جو معاہدوں کو توڑتے ہیں ان سے لڑو ۔ اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے گا)

اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے لگیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں ۔ . . . . اور اگر عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنے کرنے لگیں تو ان کفر کے پیشواؤں سے جنگ کرو انکی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں ھے۔

ان سے (خوب) لڑو۔ اللہ انکو تمہارے ہاتھوں سے عذاب میں ڈالے گا اور رسوا کرے گا اور تم کو ان پر غلبہ دے گا اور مومن لوگوں کے سینوں کو شفا بخشے گا ،اور انکے دلوں سے غصہ دور کرے گا اور اللہ جس پر چاھے گا رحمت کرے گا۔

سورہ 9 : 16° (اللہ سب کو جانتا ھے ، وہ لوگ جو اپنے سارے مال کے ذریعے جہاد کرتے ہیں اور غیر مسلموں کو دوست نہیں بناتے یا غیر مسلموں سے تحفظ طلب نہیں کرتے)

کیا تم لوگ یہ خیال کرتے ہو کہ بے آزمائش چھوڑ دیئے جاؤ گے گویا اللہ تم میں سے ایسے لوگوں کو نہیں جانتا جو قوت اور طاقت کے ساتھ جہاد کرتے ہیں اور اللہ اور اسکے رسول اور مومنوں کے سوا کسی کو اپنا محافظ اور دوست نہیں بناتے ۔ اور اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ھے ۔

[یوسف علي : غور طلب :- اب مسلمانوں کو غیر مسلمانوں کے ساتھ دوستی سے گریز کرنے کا حکم دیا ھے ، یہ اس لیے ھے کیونکہ وہ انکے ساتھ جنگ کی حالت میں ہیں ۔ اسی وجہ سے کچھ موقعوں پر مسلم دنیا کو " امن کا گھر " اور باقی دنیا کو " جنگ کا گھر " کہا جاتا ھے ۔ "]

سورہ 9 : 19-22° (اللہ کے نزدیک دوسری عبادات کی نسبت سب سے زیادہ درجہ جہاد کا ھے)

کیا تم حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد محرم یعنی (خانۂ کعبہ) کو آباد کرنے کو اس شخص کے اعمال جیسا خیال کرتے ہو جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ھے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ھے۔ یہ لوگ اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہیں۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا ۔

جو لوگ ایمان لائے اور وطن چھوڑ گئے اور اللہ کی راہ میں مال اور جان سے جہاد کرتے رھے۔ اللہ کے ہاں انکے درجے بہت بڑے ہیں۔ اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں ۔

انکا پروردگار انکو اپنی رحمت کی اور خوشنودی کی اور بہشتوں کی خوشخبری دیتا ھے جن میں ان کیلیے نعمت ہائے جاودانی ھے ۔

(اور وہ) ان میں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ کے ہاں بڑا صلہ ھے ۔

سورہ 9 : 28° (مشرکوں کو خانۂ کعبہ میں داخل ہونے سے منع کر دو)

مومنو! مشرک تو پلید [یوسف علي : " ناپاک: لفظی طور پر اور مجازاً بھی ، کیونکہ مسلمان وضو اور جسمانی صفائی کے علاوہ طہارت دماغ اور دل کے صاف ہوتے ہیں - "] **ہیں تو اس برس کے بعد وہ خانۂ کعبہ کا پاس نہ جانے پائیں اور اگر تم کو مفلسی کا خوف ہو تو اللہ چاھے گا تو تم کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ھے ۔**

[یوسف علي : " اب جبکہ تمھارا مکہ پر مکمل کنٹرول ھے اور تم وہاں پاکیزگی سے وہاں عبادت کرنا چاہتے ہو ؛ تو اس سال سے ساری ناپاکی باہر نکال دو - "]

[جب مشرکوں کا کنٹرول تھا اور مسلمانوں کی چھوٹی سی تعداد کو کعبہ میں داخل ہونے اجازت نہیں دی گئی تو اسے ایک " گُستاخانَہ عمل " کہا گیا اور " کھلی جنگ کا اعلان " کیا گیا - " بریگیڈئیر ایس - کے - ملک کہتے ہیں کہ دشمن کا جبر اپنے عروج تک پہنچ گیا جب قریش نے مسلمانوں کو انکی مذہبی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کیلیے مسجد (کعبہ) تک رسائی سے روک دیا " اب کھیل کا رخ تبدیل ہو گیا ھے ، مشرکوں کو انکی مذہبی ذمہ داریاں پوری کرنے کیلیے مسجد (کعبہ) تک رسائی کے حق سے روکنے کو جبر اور ظلم و ستم نہیں کہا گیا بلکہ بہانہ بنایا گیا کہ وہ مشرکوں کو لازمی باہر نکالیں کیونکہ وہ ناپاک ہیں -]

سورہ 9 : 29-31° (یہودیوں اور عیسائیوں کے خلاف لڑو جب تک کہ وہ تابع نہ ہو جائیں کیونکہ ان پر اللہ کی لعنت ھے)

جو اہل کتاب میں سے اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ روز آخرت پر (یقین رکھتے ہیں) اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو اللہ اور اسکے رسول نے حرام کی ہیں اور نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ ذلیل ہوکر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں ۔

اور یہود کہتے ہیں کہ عُزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں۔ یہ انکے منہ کی باتیں ہیں پہلے کافر بھی اسی طرح کی باتیں کہا کرتے تھے یہ بھی انہیں کی ریس کرنے میں لگے ہیں۔ اللہ انکو ہلاک کرے۔ یہ کہاں بھکے پھرتے ہیں ۔

انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا حالانکہ انکو یہ حکم دیا گیا تھا کہ خدائے واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ھے ۔

<u>سورہ 9 : 38 ، 39 ، 41°</u> (لڑائی سے اجتناب نہ کرو، لیکن جو کچھ آپ کے پاس ھے اسکے ساتھ لڑو ۔ ورنہ اللہ آپ کو سنگین عذاب کے ساتھ عذاب دے گا)

مومنو! تمہیں کیا ہوا ھے کہ جب تم سے کہا جاتا ھے کہ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلو تو تم (کاہلی کے سبب سے) زمین پر گرے جاتے ہو (یعنی گھروں سے نکلنا نہیں چاہتے) کیا تم آخرت (کی نعمتوں) کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے ہو۔ دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابل بہت ہی کم ہیں ۔ [يوسف علي : " سب کو مدعو کیا گیا تھا اور انکو اسطرح کے وسائل لانے تھے جیسا کہ ہلکے یا بھاری ہتھیار، پیدل یا سوار تجربہ کار مرد خطرے والے کاموں کیلیے ، عام مردوں کیلیے وہ فرائض جنکے لیے وہ موزوں تھے ۔ تمام مدد کریں گے اور کرنی چاہیے ۔ حتی کہ وہ جو بوڑھے ہیں یا اتنے کمزور کہ چل نہیں سکتے تھے وہ بھی رقم یا وسائل جو انکے پاس تھے کے ذریعے مدد کر سکتے تھے ۔ "]

اور اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تم کو بڑی تکلیف کا عذاب دے گا۔ اور تمہاری جگہ اور لوگ پیدا کر دے گا (جو اللہ کے پورے فرمانبردار ہوں گے) اور تم اسکو کچھ نقصان نہ پہنچا سکو گے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ھے ۔

تم سبکبار ہو یا گراں بار (یعنی مال و اسباب تھوڑا رکھتے ہو یا بہت، گھروں سے) نکل آؤ۔ اور اللہ کے رستے میں مال اور جان سے لڑو۔ یہی تمہارے حق میں اچھا ھے بشرطیکہ سمجھو ۔

<u>سورہ 9 : 52 ، 73°</u> (مسلمان جنگ میں صرف شہادت ، جنت یا فتح کی توقع کر سکتے ہیں ۔ کافر صرف اللہ کیطرف سزا کی توقع کر سکتے ہیں ۔ کافروں کے خلاف سختی سے لڑو جن کا ٹھکانا جھنم ھے)

کہہ دو کہ تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ایک کے منتظر ہو اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ (یا تو) اپنے پاس سے تم پر

کوئی عذاب نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے (عذاب دلوائے) تو تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں ۔

اے پیغمبر! کافروں اور منافقوں سے لڑو۔ اور ان پر سختی کرو۔ اور انکا ٹھکانہ دوزخ ھے اور وہ بری جگہ ھے ۔

<u>سورہ 9 : 81-96°</u> (وہ جو لڑ سکتے ہیں لیکن لڑنے کے خواہشمند نہیں اللہ کیطرف سے رد کئے جاتے ھیں ۔ جو لڑنے سے نااہل ہیں انکو معافی ھے)

جو لوگ (غزوۂ تبوک میں) پیچھے رہ گئے وہ پیغمبر اللہ (کی مرضی) کے خلاف بیٹھے رہنے سے خوش ہوئے اور اس بات کو ناپسند کیا کہ اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کریں۔ اور (اوروں سے بھی) کہنے لگے کہ گرمی میں مت نکلنا۔ (ان سے) کہہ دو کہ دوزخ کی آگ اس سے کہیں زیادہ گرم ھے۔ کاش یہ (اس بات) کو سمجھتے ۔

یہ (دنیا میں) تھوڑا سا ہنس لیں اور (آخرت میں) انکو ان اعمال کے بدلے جو کرتے رھے ہیں بہت سا رونا ہوگا ۔

پھر اگر اللہ تم کو ان میں سے کسی گروہ کیطرف لے جائے اور وہ تم سے نکلنے کی اجازت طلب کریں تو کہہ دینا کہ تم میرے ساتھ ہرگز نہیں نکلو گے اور نہ میرے ساتھ (مددگار ہو کر) دشمن سے لڑائی کرو گے۔ تم پہلی دفعہ بیٹھ رہنے سے خوش ہوئے تو اب بھی پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو

اور (اے پیغمبر) ان میں سے کوئی مر جائے تو کبھی اس (کے جنازے) پر نماز نہ پڑھنا اور نہ اسکی قبر پر (جا کر) کھڑے ہونا۔ یہ اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ کفر کرتے رھے اور مرے بھی نافرمان (ہی مرے) ۔

انکے اولاد اور مال سے تعجب نہ کرنا ۔ ان چیزوں سے اللہ یہ چاہتا ھے کہ انکو دنیا میں عذاب دے اور (جب) انکی جان نکلے تو (اس وقت بھی) یہ کافر ہی ہوں ۔

اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ھے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اسکے رسول کے ساتھ ہو کر لڑائی کرو تو جو ان میں دولت مند ہیں وہ تم سے اجازت طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں تو رہنے ہی دیجیئے کہ جو لوگ گھروں میں رہیں گے ہم بھی انکے ساتھ رہیں ۔

یہ اس بات سے خوش ہیں کہ عورتوں کے ساتھ جو پیچھے رہ جاتی ہیں (گھروں میں بیٹھ) رہیں انکے دلوں پر مہر لگا دی گئی ھے تو یہ سمجھتے ہی نہیں ۔

لیکن پیغمبر اور جو لوگ انکے ساتھ ایمان لائے سب اپنے مال اور جان سے لڑے۔ انہیں لوگوں کیلیے بھلائیاں ہیں۔ اور یہی مراد پانے والے ہیں ۔

اللہ نے ان کیلیے باغات تیار کر رکھے ہیں جنکے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے ۔ یہ بڑی کامیابی ھے ۔

اور صحرا نشینوں میں سے بھی کچھ لوگ عذر کرتے ہوئے (تمہارے پاس) آئے کہ انکو بھی اجازت دی جائے اور جنہوں نے اللہ اور اسکے رسول سے جھوٹ بولا وہ (گھر میں) بیٹھ رہے سو جو لوگ ان میں سے کافر ہوئے ہیں انکو دکھ دینے والا عذاب پہنچے گا ۔

نہ تو ضعیفوں پر کچھ گناہ ھے اور نہ بیماروں پر نہ ان پر جنکے پاس خرچ موجود نہیں (کہ شریک جہاد نہ ہوں یعنی) جب کہ اللہ اور اسکے رسول کے خیراندیش (اور دل سے انکے ساتھ) ہوں۔ نیکو کاروں پر کسی طرح کا الزام نہیں ھے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ھے ۔

اور نہ ان (بے سروسامان) لوگوں پر (الزام) ھے کہ تمہارے پاس آئے کہ انکو سواری دو اور تم نے کہا کہ میرے پاسکوئی ایسی چیز نہیں جس پر تم کو سوار کروں تو وہ لوٹ گئے اور اس غم سے کہ انکے پاس خرچ موجود نہ تھا، انکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے ۔

الزام تو ان لوگوں پر ھے۔ جو دولت مند ہیں اور (پھر) تم سے اجازت طلب کرتے ہیں (یعنی) اس بات سے خوش ہیں کہ عورتوں کے ساتھ جو پیچھے رہ

جاتی ہیں (گھروں میں بیٹھ) رہیں۔ اللہ نے انکے دلوں پر مہر کردی ھے پس وہ سمجھتے ہی نہیں ۔

جب تم انکے پاس واپس جاؤ گے تو تم سے عذر کریں گے تم کہنا کہ مت عذر کرو ہم ہرگز تمہاری بات نہیں مانیں گے اللہ نے ہم کو تمہارے سب حالات بتا دیئے ہیں۔ اور ابھی اللہ اور اسکا رسول تمہارے عملوں کو (اور) دیکھیں گے پھر تم غائب وحاضر کے جاننے والے (خدائے واحد) کیطرف لوٹائے جاؤ گے اور جو عمل تم کرتے رھے ہو وہ سب تمہیں بتائے گا ۔

جب تم انکے پاس لوٹ کر جاؤ گے تو تمہارے روبرو اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو سو تم ان سے صرفِ نظر کرو ۔ یہ ناپاک ہیں اور جو یہ کام کرتے رھے ہیں اسکے بدلے انکا ٹھکانہ دوزخ ھے ۔

یہ تمہارے آگے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے خوش ہو جاؤ لیکن اگر تم اُن سے خوش ہو جاؤ گے تو اللہ تو نافرمان لوگوں سے خوش نہیں ہوتا ۔

<u>سورہ 9 : 111°</u> (اللہ انکو جنت دیتا ھے جو اپنا سب کچھ اللہ کو دیتے ہیں اور جہاد میں قتل کرتے ہیں یا قتل کئے جاتے ہیں)

اللہ نے مومنوں سے انکی جانیں اور انکے مال خرید لیے ہیں (اور اسکے) عوض ان کیلیے بہشت (تیار کی) ھے۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں ۔ یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ھے۔ جس کا پورا کرنا اسے ضروری ھے اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ھے تو جو سودا تم نے اس سے کیا ھے اس سے خوش رہو۔ اور یہی بڑی کامیابی ھے ۔

<u>سورہ 9 : 123°</u> (اپنے ارد گرد رہنے والے کافروں سے لڑو)

اے اہلِ ایمان! اپنے نزدیک کے (رہنے والے) کافروں سے جنگ کرو اور چاہیئے کہ وہ تمہارے اندر سختی پائیں،۔ اور جان رکھو کہ اللہ انکے ساتھ ھے جو اس سے ڈرتے ہیں ۔

سورہ 5 : 33-35° (موت یا تشدد رسول کی مخالفت کرنے والوں کیلیے)

جو لوگ اللہ اور اسکے رسول سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کو دوڑتے پھریں انکی یہی سزا ھے کہ قتل کردیے جائیں یا سُولی چڑھا دیے جائیں یا انکے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور ایک ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیے جائیں یا ملک سے نکال دیے جائیں ۔ [يوسف علي : " دوہرا جرم ، ریاست کے خلاف غداری کا اور اسکے ساتھ اللہ کے خلاف غداری ، جیسا کہ صریح جرائم میں دکھایا گیا ھے اس کیلیے چار متبادل سزاؤں کا ذکر کیا گیا ھے، جن میں سے کوئی ایک حالات کے مطابق نافذ کرنے کیلیے ھے .، یَعنی سزائے موت (سر کوقلم کرنا)، سُولی پَر چڑھنا ، اپاہج کرنا یا جلا وطنی ۔ فوجداری قانون کی یہ خصوصیات اس وقت اور پھر اسکے بعد آنے والی صدیوں کیلیے تھیں ۔ سوائے تشدد کے، پھانسی ، گھسیٹنا اور جسم کے چار حصے کرنا ، جیسا کہ انگریزی قانون میں ھے ، اور آنکھوں میں سلاخیں چُبھنا اور بدقسمت شکار کیلیے ایک گرم تپتے سورج میں بے نقاب چھوڑنا ، جو کہ عرب میں دستور تھا اور ایسے ہی تمام تشدد کو ختم کردیا گیا ۔ کسی بھی صورت میں سچی اور پکی توبہ اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو چکی ہو کو ایک زمینی رحم کے طور پر تسلیم کر لیا گیا تھا ۔"] **یہ تو دنیا میں انکی رسوائی ھے اور آخرت میں ان کیلیے بڑا عذاب ھے۔**

مگر جو لوگ توبہ کرلیں قبل اسکے کہ تم ان پر قابو پائو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ھے ۔

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ، اللہ سے ڈرو اور اسکا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ تلاش کرو اور اسکی راہ میں طاقت کے ساتھ جہاد کرو ، کہ شاید تمہیں کامیابی نصیب ہو جائے۔

سورہ 5 : 54° (یہود یا نصاریٰ سے دوستی نہیں کیونکہ وہ ظالم اور ناقابل اعتماد ہیں)

اے ایمان والو اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے نہ ڈریں یہ اللہ کا فضل ھے وہ جسے چاہتا ھے دیتا ھے اور اللہ بڑی کشائش والا اور جاننے والا ھے ۔

تنسیخ کا قانون :

[خود قرآن کے مطابق (سورہ 106:2، 39:13 اور 103:16) اللہ کبھی کبھی پہلی آیت کو ایک " بہتر " آیت یا پیرا گراف سے تبدیل کر دیتا ھے ، اسطرح پہلی کو منسوخ کر دیتا ھے ۔ سورہ 106:2 " **ہم جب کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اسکے برابر کی آیت لاتے ہیں کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہر چیز پر قاد رھے ؟** " سورہ 39:13 " **اللہ جو کچھ چاہتا ھے مٹا دیتا ھے اور جس چیز کو چاہتا ھے قائم رکھتا ھے ، اُمُّ الکتاب اسی کے پاس ھے** " سورہ 39:13 " **جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت تبدہل کرتے ہیں۔ اور اللہ بہتر جانتا ھے کہ وہ کیا (مرحلہ وار) نازل کرے۔ تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم یہ قرآن خود گھڑتے ہو۔ لیکن ان میں سے اکثر لوگ حقیقت سے ناواقف ہیں۔** " اگرچہ تمام مسلم علما کا اتفاق ھے کہ اللہ نے کچھ پہلی آیات کو بعد کی آیات سے بدلا ھے لیکن انکے درمیان بہت اختلاف ھے کہ کن آیات نے کن آیات کو بدلا ھے ۔ اسکے باوجود زیادہ تر مسلم علما اس پر بات پر متفق ہیں کہ سورہ 5:9، (جس کو " تلوار والی آیت" کہا جاتا ھے) نے جہاد سے متعلق زیادہ تر سابقہ آیات کو منسوخ کر دیا ھے ۔

کچھ کو یقین ھے کہ اس آیت نے پچھلی 111 آیات کو منسوخ کر دیا ھے ۔
اس بات پر عام اتفاق ہونے کے باوجود، بہت سے لوگ آج پچھلی تنسیخ شدہ آیات کو پیش کرتے ہیں ، تاکہ اسلام کے پر امن دین ہونے کا تصور قائم کر سکیں ۔

اسطرح جدید، آزاد خیال مسلمان رہنما ، خاص طور پر یہاں مغرب میں ، اسلام کی جیسے " اسلامِ مکہ " کہا جا سکتا ھے ، اسکے عدم تشدد اور رواداری پر زور کے درس کے ساتھ ، تبلیغ کر رھے ہیں ۔
اسی وقت، دنیا کے زیادہ تر علاقوں میں قدامت پسند، بنیاد پرست مسلمان " اسلامِ مدینہ " اسکی زیادہ جارحانہ ، مُطلق النعان فطرت کے ساتھ ، کی تبلیغ اور اس پر عمل کر رھے ہیں ۔]

جہاد کی تعلیم کی ترقی کے بارے میں دیگر حوالے

[برالل کے" اسلام کا دائرۃ المعارف " (Brill`s Encyclopaedia of Islam)
کے صفحہ 538 پر مصنف چار مراحل بیان کرتا ھے ۔ " جہاد فرض ھے ۔ یہ
حکم اسلامی تعلیمات کے تمام ذرائع میں موجود ھے ۔ یہ بھی سچ ھے کہ قرآن
میں متصادم اور متضاد تحریریں بھی موجود ہیں ۔ انکی درجہ بندی تفصیل کی
بجائے تعلیم کے لحاظ سے **چار متواتر اقسام** میں کی گئی ھے : وہ جو جارحیت
کیلیے درگزر کا حکم دیں اور اسلام کیطرف پرامن دعوت کی تحریک کی حوصلہ
افزائی کریں ؛ وہ جو جارحیت سے بچاو کیلیے لڑائی کا حکم دیں ؛ وہ جو چار
حرمت والے مہینوں کے علاوہ حملے میں پہل کا حکم دیں ؛ اور وہ جو مکمل
طور پر ہر وقت اور ہر جگہ پر حملے میں پہل حکم دیں ۔ مُختصرً یہ اختلافات
محمد کی سوچ کی نشوونما کے مراحل اور مخصوص حالات کے نتیجے میں
پالیسی میں ترامیم کے عکاس ہیں ۔ مکی دور جسکے دوران محمد نے ، عمومی
طور پر اپنے آپ کو مذہبی اور اخلاقی تدریس تک محدود رکھا اور مدینہ کا دور
جب محمد ایک سیاسی و مذہبی جماعت کا رہنما بننے کے بعد اچانک اپنے گروہ
میں شامل نہ ہونے والوں یا اسکی حکومت کوتسلیم نہ کرنے والوں کے خلاف
جدوجہد پر عمل کرنے کے قابل
ہو گیا ۔ یہ نَظَرِیَہ اپنی جگہ قائم ھے کہ بعد والے احکامات پہلے متضاد احکامات
کو اسطرح سے مَنسُوخ کرتے ہیں . . . کہ صرف آخری قسم کے احکامات بلاشبہ
نافذالعمل رہتے ہیں ۔ "]

[ڈاکٹر محمد محسن خاں (انگریزی مترجم) اپنی کتاب ، بخاری حدیث کا تعارف
(Introduction to Bukhari`s Hadith) کے صفحہ 24 پر لکھتے ہیں ،
پس سب سے پہلے لڑائی سے **منع** کر دیا گیا ، پھر اسکی **اجازت** دی گئی اور
اسکے بعد یہ **فرض** کر دی گئی تھی ۔
(1) ان لوگوں کے خلاف جو آپ کے خلاف لڑائی شروع کریں (مسلم) . . .
(2) اور ان سب کے خلاف جو اللہ کے ساتھ ساتھ دوسروں کی عبادت کرتے ہیں
...]

2- حدیث:-

[محمد کی موت کے 200 سے 300 سال بعد کئی آدمیوں نے قابل تصدیق ("صحیح") روایات ("حدیث") کو محمد کی تعلیمات اور اعمال کے طور پر جیسا کہ محمد کے پیروکاروں نے دیکھا اور دوسرے قابل اعتماد مسلمانوں کو منتقل کیا کو اکٹھا کرنے کیلیے اپنی زندگیوں کو وقف کیا ۔ چھ معزز ترین احادیث سے متعلق کتابوں میں سے ، محمد بن اسماعیل بن امام مغیرہ بخاری کی نویں جلد کا مجموعہ سب سے معزز ترین ہے ۔ ڈاکٹر محمد محسن خان ، جنھوں نے امام بخاری کے کام کا انگریزی میں ترجمہ کیا ، نے لکھا تھا ، " اس پر متفقہ طور پر سب کا اتفاق ہے کہ امام بخاری کا کام ، اگر تمام دوسرے مجموعہ احادیث کے کاموں کو اکٹھا کر لیا جائے ، تو بھی ان سے زیادہ مستند ہے ۔ بخاری کے کام کی صَداقَت ایسی ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ مذہبی علماء اسلام نے کہا " سب سے زیادہ مستند کتاب ، اللہ کی کتاب (یعنی قرآن) کے بعد صحیح بخاری ہے ۔ "
اپنی محتاط تحقیقات میں امام بخاری نے 300,000 احادیث جو انہوں نے سنیں میں سے صرف 7275 کو مستند کے طور پر تسلیم کیا ۔ ان روایات میں سے بہت سی محمد کی جہاد سے متعلق عادات اور تعلیمات کے بارے میں ہیں ۔
(اکیلی جلد چار ہی ان میں سے 283 کی حامل ہے.) میں نے درج ذیل 35 احادیث کو امام بخاری کے مجموعہ میں سے منتخب کیا ہے جو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ اسلام میں جہاد کی رُوح کو بیان کرتیں ہیں ۔]

کلیدی نقاط :

- **" اصل روایات جلی حروف میں ہیں ."**
- کتاب امام بخاری سے تبصرے : [بخاری: " مربع خطوط اور چھوٹے رسم الخط میں "] ۔ یہ دراصل مترجم کے تبصرے بھی ہو سکتے ہیں ، لیکن ایسا ظاہر ہوتا کہ یہ امام بخاری کے تبصرے ہیں ۔

[میں (تجزیہ کار) نے تبصرے میں جو اضافہ کیا ہے وہ بھی مربع خطوط اور چھوٹے رسم الخط میں ہے]

صحیح بخاری:جلد اول:حدیث نمبر 35 حدیث مرفوع مکررات 28 متفق علیہ 16 بدون مکرر

ابوہریرہ سے روایت ھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جو اس کی راہ میں (جہاد کرنے کو) نکلے اور اس کو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے اور اس کے پیغمبروں کی تصدیق ہی نے (جہاد پر آمادہ کر کے) گھر سے نکالا ہو، اس امر کا ذمہ دار ہوگیا ھے کہ یا تو میں اسے اس ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ واپس کروں گا، جو اس نے جہاد میں پایا ھے، یا اسے (شہید بنا کر) جنت میں داخل کردوں گا اور آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی امت پر دشوار نہ سمجھتا تو (کبھی) چھوٹے لشکر کے ہمراہ جانے سے بھی دریغ نہ کرتا، کیوں کہ میں یقینا اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 79 حدیث مرفوع مکررات 11 متفق علیہ 9

حضرت عائشہ سے روایت ھے کہ رسول اللہ جب جنگ خندق سے لوٹے، اور آپ نے اپنے ہتھار کھول کر غسل کا ارادہ فرمایا تو جبریل آپ کے پاس آئے، اور آپ کے سر پر غبار جما ہوا تھا، جبریل نے کہا، کیا آپ نے ہتھیار رکھ دیئے؟ اللہ کی قسم میں نے نہیں رکھے، رسول اللہ نے فرمایا کہ اب کدھر جانا چاہتے ہیں، جبریل نے کہا اس طرف اور آپ نے بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا، حضرت عائشہ کہتی ہیں، پھر اسی وقت رسول اللہ ﷺ بنی قریضہ کی طرف نکلے۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 51 حدیث مرفوع مکررات 13 متفق علیہ 9

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کون سا عمل سب سے افضل ھے آپ نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا میں نے عرض کیا پھر کون سا فرمایا اپنے والدین کی خدمت کرنا میں نے عرض کیا کہ پھر کون سا فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اس کے بعد میں رسول اللہ ﷺ سے نہیں پوچھا اگر میں آپ سے زیادہ پوچھتا تو آپ اور زیادہ مجھے بتا دیتے۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 52 حدیث متواتر حدیث مرفوع مکررات 34 متفق علیہ 19 بدون مکرر

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی ہاں جہاد اور نیک نیتی کا ثواب ملتا ہے اگر تم جہاد کیلئے طلب کئے جاؤ تو فورا کمر بستہ ہو جاؤ۔

[دوسرے لفظوں میں مسلمان 610 عیسوی کے بعد اب محمد کے ساتھ مدینہ ہجرت کیلیے اپنے مکہ کے گھروں کو قربان اور چھوڑ نہیں سکتے ، مگر جو کچھ انکے پاس ہے اسے جہاد میں قربان کر کے وہ اپنی لگن اللہ کو دکھا سکتے ہیں ، یا کم از کم اسکا ارادہ رکھیں اگر موقع دیا گیا تو ۔]

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 54 حدیث مرفوع مکررات 5 متفق علیہ 3 بدون مکرر

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی عبادت بتائے جو جہاد کے ہم مرتبہ ہو آپ نے فرمایا کہ ایسی عبادت تو کوئی نہیں لیکن کیا تم یہ کر سکے ہو۔ کہ جب مجاہد جہاد کیلئے نکلے تو اپنی مسجد میں جائے اور نماز پڑھنے کھڑا ہوجائے اور سست نہ ہو اور برابر روزے رکھے کوئی روزہ نہ چھوڑے اس نے عرض کیا کہ حضرت ایسا کون کر سکتا ہے حضرت ابوہریرہ کہتے تھے کہ مجاہد کا گھوڑا جب اپنی رسی میں بندھا ہوا چرنے کیلئے چلتا پھرتا ہے تو اس گھوڑے کے ہر ہر قدم پر مجاہد کیلئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

[بخاری: "بلاشبہ ، کوئی بھی متواتر روزے اور نماز ادا نہیں کر سکتا ہے ، اور چونکہ مسلمان مجاہد کو ایسے اجر سے نوازا جاتا ہے کہ جیسے وہ ایسے ناممکن نیک عمل کر رہے تھا ، لہذا کوئی ممکن کام جہاد کے اجر کے مساوی نہیں ۔ "]

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 55 حدیث مرفوع مکررات 10 متفق علیہ 5

حضرت ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ دربار رسول اللہ میں عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ سب لوگوں میں افضل کون ہے؟ فرمایا وہ مومن جو اپنی جان سے اور اپنے مال سے خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہو، پھر صحابہ نے عرض کیا، اس کے بعد کون؟ فرمایا وہ مومن جو پہاڑ کے کسی درے میں رہتا ہو، اور وہیں خدا کی عبادت کرتا ہو، اور لوگوں کو اپنے ضرر سے محفوظ رکھتا ہو۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 56 حدیث مرفوع مکررات 28 متفق علیہ 16 بدون مکرر

حضرت ابوہریرہ سے روایت ھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہو اللہ اس شخص کو خوب پہچانتا ھے جو اسکی راہ میں جہاد کرتا ھے اس کی مثال اس کی سی ھے جو روزانہ روزہ کر رکھتا ہو، اور تمام رات نماز پڑھتا ہو، اللہ اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کیلئے اس بات کی ذمہ داری لی ھے کہ اگر اس کو موت دے گا، تو اسے جنت میں داخل کر دے گا، یا غازی بنا کر اسے ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ زندہ لوٹائے گا۔

[ذرا تصور کریں کہ کسطرح مسلمانوں نے اللہ کی ضمانت کی تشریح کرنے کی کوشش کی ھے ، لیکن مسلمان اپنی اس حالت کو کس زُمرے میں ڈالیں گے جب انہیں جہاد میں شکست ہو جاتی ھے اور وہ نہ شہیدوں کیطرح مرتے ہیں اور نہ ہی فاتحوں کے طور پر نوازے جاتے ہیں -]

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 59 حدیث مرفوع مکررات 11 متفق علیہ 11

ابورجاء سمرہ سے روایت ھے کہ رسول اللہ نے ایک دن فرمایا کہ آج شب میں نے دو آدمیوں کو خواب میں دیکھا وہ میرے پاس آئے اور مجھے درخت پر چڑھالے گئے پھر انہوں نے ایک گھر میں جو نہایت عمدہ اور افضل تھا اور میں اس سے عمدہ مکان کبھی نہیں دیکھا مجھے داخل کیا اور ان دونوں آدمیوں نے مجھ سے کہا کہ یہ شہداء کا مکان ھے۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 64 حدیث متواتر حدیث مرفوع

انس بن مالک نے رسول اللہ سے یہ روایت کیا کہ خدا کی راہ میں صبح و شام کو تھوڑی دیر بھی چلنا تمام دنیا و مافیہا سے اچھا ھے اور بیشک جنت میں تمہارا ایک چھوٹا سا مقام جو ایک کمان یا ایک کوڑے کے برابر ہو تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ھے اور اگر اہل جنت میں سے کوئی عورت زمین کی طرف رخ کرے تو وہ تمام فضا کو جو آسمان اور زمین کے بیچ میں ھے روشن کردے گی اور اس کو خوشبو سے بھرے گی اور بے شک اس کا دوپٹہ جو اس کے سر پر ھے تمام دنیا و مافیہا سے اعلیٰ و افضل ھے۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 63 حدیث مرفوع مکررات 8 متفق علیہ 4

حضرت انس بن مالک رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس بندہ کے لئے اللہ کے پاس کچھ بھلائی ھے وہ مرجانے کے بعد یہ نہیں چاہتا کہ دنیا کی طرف لوٹ آئے چاہے اسے دنیا کی ہر چیز دے دی جائے۔ مگر شہید بوجہ اس کے کہ وہ شہادت

کی فضیلت دیکھتا ھے لہٰذا وہ اس بات کو دوست رکھتا ھے کہ دنیا کی طرف لوٹ کر آئے اور دوبارہ پھر قتل کیا جائے

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 229 حدیث مرفوع مکررات 28 متفق علیہ 16 بدون مکرر

مسدد یحیی ابوصالح حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں امت پر سخت نہ سمجھتا تو کسی چھوٹے سے لشکر سے پیچھے نہ رہتا لیکن مجھے اتنی سواریاں دستیاب نہیں ہوتیں کہ میں ان سب کو سوار کرلوں اور مجھے یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ میرے ساتھی مجھ سے پیچھے رہ جائیں اور میری خواہش تو یہ ھے کہ میں راہ خدا میں جہاد کروں اور قتل کردیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کردیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 76 حدیث مرفوع مکررات 13 متفق علیہ 8 بدون مکرر

ابوموسیٰ اشعری سے روایت ھے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور کہا یا حضرت کوئی شخص حصول غنیمت کیلئے جہاد کرتا ھے، اور کوئی شخص ناموری کی غرض سے جہاد کرتا ھے، اور کوئی شخص اپنی بہادری دکھانے کیلئے لڑتا ھے، تو فی سبیل اللہ مجاہد کون ھے، فرمایا وہ شخص جو محض اس لئے لڑئے کہ اللہ کےدین کا بول بالا ہو جائے، تو دراصل وہی شخص مجاہد فی سبیل اللہ ھے۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 77 حدیث مرفوع مکررات 4 بدون مکرر

عبدالرحمن بن جبیر سے روایت ھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں چلتے چلتے غبار آلود ہو جائیں، تو اس کو آگ نہ چھوئے گی۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 83 حدیث مرفوع مکررات 8 متفق علیہ 4

انس بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص جنت میں داخل ہوتا ھے، وہ اس بات کو نہیں چاہتا، کہ دنیا کی طرف پھر لوٹ جائے، چاہے دنیا میں پھر اسے دنیا بھر کی چیزیں مل جائیں، البتہ شہید یہ چاہتا ھے کہ وہ ہر بار دنیا کی طرف لوٹا یا جاتا رہے، تاکہ وہ دس مرتبہ قتل کیا جائے، کیونہ وہ قتل فی سبیل اللہ کی فضیلت دیکھ چکا ھے۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 84   حدیث مرفوع   مکررات 9 متفق علیہ 8

عبداللہ بن محمد، معاویہ بن عمر، ابواسحاق ، موسیٰ بن عقبہ، سالم ابوالنضر جو عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ (اور منشی بھی تھے) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابی اوفی نے ان کو یہ لکھ بھیجا تھا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے، عبدا لعزیز اویسی نے یہ روایت ابوالزناد، موسیٰ بن عقبہ سے اس حدیث کی متابعت کی ہے۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 92   حدیث مرفوع   مکررات 7 متفق علیہ 4

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ ان دو مردوں کے حال سے تعجب کرتا ہے ایک وہ جو دوسرے کو قتل کرتا ہے پھر وہ دونوں جنت میں جاتے ہیں ایک تو اس وجہ سے کہ خدا کی راہ میں لڑکے مقتول ہوجاتا ہے، پھر اللہ قاتل کو بھی توبہ نصیب کرتا ہے، تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوتا ہے۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 109   حدیث مرفوع   مکررات 13 متفق علیہ 3 بدون مکرر

حضرت زید بن خالد سے روایت ہے کہ **رسول** اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا سامان درست کردے، تو گویا اس نے خود جہاد کیا، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے پیچھے اس کے گھر کی عمدہ طور پر خبر گیری کرے، تو گویا اس نے خود جہاد کیا۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 145   حدیث مرفوع   مکررات 8 متفق علیہ 6

حضرت انس سے روایت ہے کہ جب احد کے دن لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کے ہٹ گئے تو میں نے عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم کو دیکھا کہ یہ دونوں اپنے دامن اٹھائے ہوئے تھیں، میں ان کے پیروں کی جھانجھن دیکھ رہا تھا، پانی کی مشکیں اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے لاتی تھیں، پیا سے لوگوں کے منہ میں ڈال دیتی تھیں، پھر لوٹ جاتی تھیں، اور ان کو بھرتی تھیں، پھر آتی تھیں اور ان کو پیاسے لوگوں کے منہ میں ڈالتی تھیں۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 147   حدیث مرفوع   مکررات 3

ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہ ہم جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتی تھیں، اور پانی پلاتی تھی، اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں، اور زخمیوں اور مقتول لوگوں کو اٹھا کے مدینہ لاتی تھیں۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 115   حدیث متواتر حدیث مرفوع   مکررات 6 متفق علیہ 4

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک کیلئے برکت وابستہ ہے۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 190   حدیث مرفوع   مکررات 17 متفق علیہ 10

سعید بن محمد، یعقوب، ابوصالح، اعرج، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک تم ترکوں سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہونگی، رنگ سرخ ناک اور چہرے ایسے چوڑے ہونگے جیسے چوڑی ڈھالیں اور قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے، جو بالوں کی جوتیاں پہنے ہوں گے۔

[کوئی تعجب نہیں کہ عرب اور ترک ایک دوسرے کو پسند کرتے لگتے نہیں !]

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 204   حدیث مرفوع   مکررات 2 متفق علیہ 67

عبداللہ بن محمد، معاویہ بن عمر، ابواسحاق ، حمید، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم سے جہاد کرتے تھے تو بغیر اس کے کہ صبح ہو جائے، جہاد شروع نہ کرتے، پھر اگر آپ اذان کی آواز سن لیتے، تو جہاد موقوف کردیتے، اور اگر اذان کی آواز نہ سنتے، تو صبح کے بعد فورا قتل و خونریزی کا حکم دیتے چنانچہ ہم خیبر میں بھی رات ہی کے وقت گئے تھے۔

[بخاری: " نبی طلوع آفتاب تک انتظار کرے گا یہ دیکھنے کیلیے کہ جن لوگوں پر وہ حملہ آور ہوا ھے وہ اسلام تو نہیں لے آئے ؟ ، اور انکے اسلام لانے کی نشانی آذان کی آواز ہو گی ۔ اگر اسے آذان سنائی دے گی تو وہ ان پر حملہ نہیں کرے گا ۔"]

[پیغام بہت واضح ھے ۔اسلام قبول کرو یا پھرتم پر حملہ کیا جائے ! اس حدیث سے یہ بھی واضح ہو جاتا ھے کہ جہاد کوئی دفاعی جنگ نہیں ھے بلکہ یہ ایک بے خبر لوگوں پر اچانک حملہ ھے اور نہ ہی کسی قسم کی سازشوں کا مقابلہ کرنے کیلیے جہاد کیا جاتا ھے ۔ (اگر محمد کو کسی قوم کی سازشوں کا پتہ ہوتا تو وہ ان کے مسلمان یا کافر ہونے کا پتہ لگانے کے لیے آذان کا انتظار کیوں کرتا ؟) جیسا کہ اکثر مسلمان دعوی کرتے ہیں ۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ھے کہ محمد نے ایسا کئی قوموں کیساتھ کیا کیونکہ اسکو محمد کی ایک معمول کی عادت کے طور پر بیان کیا گیا ھے ۔]

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 205 حدیث مرفوع مکررات 10 متفق علیہ 67

حضرت انس سے روایت ھے کہ رسول اللہ ﷺ خیبر میں شب کے وقت پہنچے اور آپ جب شب کے وقت کسی قوم کے پاس جاتے تھے، تو بغیر صبح ہوئے ان پرحملہ نہ کرتے تھے، پھر جب صبح ہوئی، تو یہود اپنے پھاوڑے اور ٹوکرے لے کر نکلے، جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہا کہ محمد ﷺ آگئے خدا کی قسم اور ان کا لشکر بھی آ گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اکبر (اللہ بہت بڑا ھے) خیبر برباد ہوگیا، ہم جب کسی قوم کے میدان میں ڈیرے ڈالتے ہیں تو ان سہمے ہوؤں کی صبح شام غریباں سے بدل جاتی ھے۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 206 حدیث متواتر حدیث مرفوع مکررات 36 متفق علیہ 10

ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں لوگوں سے جہاد کروں، یہاں تک کہ وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ دیں۔ پس جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ دے گا، اس کی جان اور اس کا مال مجھ سےمحفوظ ہوجائے گا۔ سوائے اس حق کے جس کی بناء پر قانوناً اسکی جان و مال زد میں آئے حق کے بدلے اور اس کا حساب و کتاب خدا کے ذمہ ھے، اس مضمون کو حضرت عمر اور ابن عمر نے بھی رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ھے۔

[بہت واضح ! محمد کو " حکم دیا گیا تھا " کہ لوگوں کے ساتھ جنگ کرو یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو جاہیں ! یہاں بھی کسی دفاعی لڑائی کا ذکر نہیں ، جو اکثر مسلمانوں کا دعوٰی ھے کہ جہاد ایک دفاعی جنگ کا نام ھے -]

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 208 حدیث مرفوع مکررات 42 متفق علیہ 21

کعب بن مالک سے روایت ھے کہ ایسا کم اتفاق ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ کسی جہاد کا قصد کریں اور وہی مقام بیان فرما کر اسکو نہ چھپائیں۔ جب آپ غزوہ تبوک کو جانے لگے تو چونکہ یہ غزوہ بڑی سخت گرمی میں ہونا تھا، لمبا سفر تھا اور جنگلوں کو طے کرنا تھا اور مقابلہ بھی بہت بڑی فوج سے تھا، اس لیے آپ نے مسلمانوں سے صاف صاف فرما دیا تھا تاکہ دشمن کے مقابلہ کیلیے پوری تیاری کر لیں چنانچہ (غزوہ کیلئے) جہاں آپ کو جانا تھا (یعنی تبوک) اسکا آپ نے صاف اعلان کر دیا تھا۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 270 حدیث مرفوع مکررات 10 متفق علیہ 5

علی سفیان زہری عبیداللہ ابن عباس صعب بن جثامہ سے روایت کرتے ہیں کہ مقام ابواء یا ودان میں میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ گزرے اور آپ سے حربی مشرکوں کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ ان پر شبخون مارا جاتا ھے تو ان کی عورتیں بچے بھی قتل ہو جاتے ہیں تو آپ نے جواب دیا وہ بھی انہیں میں سے ہیں

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 279 حدیث مرفوع مکررات 5

علی یحیی زکریا ابواسحاق حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چند انصاریوں کو ابورافع کے پاس بھیجا تاکہ وہ اس کو قتل کردیں چنانچہ ایک انصاری اس کے قلعہ میں داخل ہوا اور وہ کہتا تھا کہ میں گھوڑوں کے اصطبل میں چھپ گیا اور قلعہ کا دروازہ بند ہوگیا اس کے بعد ایک چوکیدار اپنا گدھا تلاش کرنے باہر نکلا میں بھی ان لوگوں کے ساتھ باہر نکل آیا اور میں یہ دکھلا رہا تھا کہ میں بھی ان کے ساتھ گدھا تلاش کر رہا ہوں جب ان کو گدھا مل گیا تو میں ان کے ساتھ قلعہ میں چلا آیا اور انہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کرکے اس کی کنجیاں ایک سوراخ میں رکھ دیں جس کو میں دیکھ رہا تھا اور جب وہ سب سو گئے تو میں نے کنجیاں لے کر قلعہ کا دروازہ کھولا ابورافع کی طرف چلا اور آواز دی اے ابورافع! اس نے مجھے جواب دیا تو میں آواز کی طرف لپکا اور اس پر وار کیا وہ چیخنے لگا تو میں باہر نکل آیا اس کے بعد پھر اسی طرح گیا گویا میں فریاد رس ہوں اور میں نے آواز بدل کر کہا اے ابورافع! اس نے کہا تو کون ہے؟ تیری ماں کی خرابی ہو میں نے کہا کیا بات ہے؟ تو اس نے کہا مجھے کچھ معلوم نہیں پس اس آدمی نے مجھ پر تلوار کا وار کیا ہے (اتنا سن کر) میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھ دی اور اس پر اتنا زور دیا کہ وہ اس کی ہڈیوں میں اتر گئی اور اس کے بعد میں باہر نکل آیا اور میں خوفزدہ تھا جوں توں کرکے اترنے کے لیے سیڑھی کے پاس آیا مگر گر پڑا اور میرا پیر ٹوٹ گیا اور پھر میں نے اس حالت میں اپنے دوستوں کے پاس پہنچ کر کہا میں اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک رونے والوں کی آواز نہ سن لو چنانچہ میں اس وقت تک باہر نہیں گیا جب تک میں نے اہل حجاز کے تاجر ابورافع پر رونے والیوں کی آواز نہ سن لی میں وہاں کھڑا رہا مگر مجھ میں چلنے کی قوت نہ رہی تھی آخر ہم سب نے رسالت مآب ﷺ میں حاضری دے کر پورا واقعہ بیان کیا۔

[اس مَکّار طریقے سے قتل اور پھر اسکے بعد خواتین کے ماتم پر خوشی منانے ، کے بعد لگتا ہے اسکو دونوں، اللہ کی مُعجزانہ شفا یابی اور محمد کی منظوری سے نوازا جاتا ہے]

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 284 حدیث متواتر حدیث مرفوع مکررات 11 متفق علیہ 10

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے لڑائی کا نام فریب رکھا ہے۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 286 حدیث مرفوع مکررات 6 متفق علیہ 5

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ کعب بن اشرف کو قتل کرنے کا ذمہ کون لیتا ہے؟ کیونکہ اس نے اللہ کو اور رسول ﷺ کو بہت تکلیف دی ہے [حیرت ہے ایسے خدا پر جسکو انسان تکلیف دے سکیں!]

تو محمد بن مسلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اس کو قتل کردوں؟ جس پر آپ نے فرمایا ہاں جابر نے کہا کہ محمد بن مسلمہ نے اس کے پاس جا کر کہا کہ اس نبی نے ہم کو پریشان کردیا ھے ہم سے صدقہ مانگتے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ خدا کی قسم تم بھی ان کو پریشان کرو اس پر محمد نے کہا کہ ہم تو ان کی پیروی کا اقرار کر چکے ہیں انہیں چھوڑ نہیں سکتے بس ہم تو اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کا انجام کار کیا ہوتا ھے اور وہ اسی طرح اس سے باتیں کرتے رہے حتیٰ کہ قابو پا کر کعب کو تہ تیغ کردیا۔
[یہ بلا شبہ " جنگ فریب ھے " کے معنی واضح کرتا ھے ۔]

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 287 حدیث مرفوع مکررات 6 متفق علیہ 5

عبداللہ سفیان عمرو حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کعب بن اشرف کے لیے کون ذمہ داری قبول کرتا ھے؟ محمد بن مسلمہ نے عرض کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اسے مار ڈالوں فرمایا ہاں! محمد بن مسلمہ نے پھر عرض کیا آپ مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس سے جو چاہوں وہ کہوں (یعنی اسے کوئی دھوکہ دے کر حملہ کروں) تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تجھے اجازت دی۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 298 حدیث مرفوع مکررات 11 متفق علیہ 6

حضرت انس بن مالک سے روایت ھے کہ رسالت مآب ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ معظمہ میں داخل ہوئے آپ کے سر اقدس پر ٹوپی تھی جب آپ نے اس کو سر سے اتارا تو ایک آدمی نے آکر کہا کہ ابن خطل کعبہ کے پردے پکڑے کھڑا ھے اس کے جواب میں آپ نے فرمایا اس کو وہیں قتل کردو۔

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 306 حدیث مرفوع مکررات 11 متفق علیہ 10 بدون مکرر

قبیصہ ابن عیینہ سلیمان احول سعید حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا جمعرات کا دن اور آہ! جمعرات کا دن بھی کیسا تھا اور پھر اتنا روئے کہ ان کے آنسوؤں سے سنگریزے تک بھیگ گئے اور پھر کہنے لگے کہ جمعرات کے دن رسالت مآب ﷺ کے مرض میں شدت ہوئی تو آپ نے فرمایا لکھنے کے لیے کوئی چیز لاؤ کہ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دوں جس کے بعد تم گمراہی میں کبھی نہ پڑ سکو گے پھر لوگوں نے اختلاف کیا حالانکہ رسول اللہ کے سامنے اختلاف نہ کرنا چاہیے لوگ بولے کہ آپ ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں اور فرمایا مجھے چھوڑ دو میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ھے جس کی طرف تم لوگ مجھے بلا رہے ہو اور آپ نے بوقت وفات تین وصیتیں کیں مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینا قاصدوں کو اسی طرح انعام دینا جس طرح میں انعام دیا کرتا تھا اور تیسری وصیت میں خود بھول گیا یعقوب بن محمد نے کہاں کہ میں نے مغیرہ بن عبدالرحمن سے جزیرہ عرب کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے کہا

اس سے مکہ معظمہ مدینہ منورہ یمامہ اور ارض یمن مراد ھے اور یعقوب نے کہا اور عرج تہامہ کا ابتدائی حصہ۔

[مسلمانوں نے نہ صرف کافر عربوں انکی زمینوں سے جو صدیوں سے انکی ملکیت تھیں سے بے دخل کیا اور اس ملک سے نکال دیا، بلکہ آج تک وہ غیر مسلموں کو سعودی عرب کا شہری بنے کی اجازت نہیں دینگے - پس انہیں یہ سمجھنے میں کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہیے کہ یہودیوں نے کیوں فلسطین سے غیر یہودی فلسطینیوں کو نکالنے کی کوشش کی -]

صحیح بخاری:جلد سوم:حدیث نمبر 1812 حدیث مرفوع مکررات 26 متفق علیہ 13

صدقہ بن فضیل، ابن عینیہ، مطرف، شعبی، ابوجحیفہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علی سے پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی چیز ھے جو قرآن میں نہیں۔ اور بعض دفعہ اس طرح کہا گیا کہ جو لوگوں کے پاس نہیں؟ تو حضرت علی نے کہا کہ قسم ھے اس ذات کی جس نے دانے کو اگایا اور جان کو پیدا کیا، کہ ہمارے پاس وہی چیز ھے جو قرآن میں ھے سوائے فہم کتاب کے جو کسی شخص کو دیا جاتا ھے اور اسکے جو صحیفہ میں ھے میں نے پوچھا صحیفہ میں کیا ھے، انہوں نے کہا کہ دیت اور قیدی کو آزاد کرنے کے متعلق احکام ہیں اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے گا۔

[دوسرے لفظوں میں، ایک غیر مسلم کو قتل کرنا قتل نہیں ھے، یہ مقدس جنگ ھے -]

صحیح بخاری:جلد سوم:حدیث نمبر 1787 حدیث مرفوع مکررات 15 متفق علیہ 5

حضرت عبداللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مسلمان جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس کا خون حلال نہیں، مگر ان تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں (جائز ھے) جان کے بدلے جان، اور شادی شدہ زانی، اور دین سے نکلنے والا، جماعت کو چھوڑنے والا،

صحیح بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 274 حدیث مرفوع مکررات 13

علی سفیان ایوب عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب علی نے کچھ لوگوں کو آگ میں جلا دیا تھا جب ابن عباس کو یہ اطلاع ملی تو انہوں نے کہا کہ میں اگر ان کی جگہ پر ہوتا تو ہرگز نہ جلاتا کیونکہ رحمۃ اللعالمین نے فرمایا ھے کہ عذاب الٰہی سے کسی کو سزا نہ دینا اور میں تو ان کو قتل کر دیتا جیسا کہ رسالت مآب نے ارشاد فرمایا ھے کہ جو کوئی اپنا مذہب تبدیل کردے تو اسے قتل کر دو -

[اسلامی شریعت کا اِرتَداد کا قانون حکم دیتا ھے کہ جو بھی اسلام کو چھوڑتا ھے اسے موت کی سزا دی جائے -]